Registered. L. No. 89

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے یکم جنوری ۱۹۰۵ء | جلد ۳۷

## گلدستہ اخبار

یکم جنوری سے چھ آنے کا تار جاری ہوگا اسلئے ولایت سے چھ چھ آنے کے ٹکٹ منگائے گئے ہیں۔

مسٹر سٹوارٹ ولسن کے جنوری میں رخصت سے واپس آنے پر مسٹر ملیول قائمقام ڈائرکٹر جنرل نہ ہو جائیں گے۔

کلکتہ ہائیکورٹ کی عمارت کا نیا ونگ حضور وائسرائے ۹ جنوری کو افتتاح کریں گے۔

پنجاب یونیورسٹی کے جلسہ کانووکیشن میں آنریبل ڈاکٹر چیٹرجی وائس چانسلر نے اپنی تقریر میں پنجابی زبان کو ترقی دینے پر زور دیا۔

آگرہ جیل کے چند قیدیوں کے خلاف جعلی سکہ بنانے کا مقدمہ چل رہا ہے۔

اخبار انگلشمین نے تجویز کیا ہے کہ نارکسٹوں کے بکثرت سے فروخت ہو رہے ہیں ان کی فروخت بند ہو جائے۔

گورنمنٹ میسور نے مختلف حصص ریاست میں کنوؤں کی تعمیر کے لئے ۳۰ ہزار روپے منظور کئے تھے تاکہ خشک سالی کے زمانہ میں آبپاشی کا کام جاری ہو سکے مگر اب مالی کمشنر نے رپورٹ کی ہے کہ یہ رقم ناکافی ہے اس لئے گورنمنٹ میسور نے ۵۰ ہزار روپے کی مزید رقم اس غرض کے لئے منظور کی ہے۔

بنارس میں خفیہ پولیس کی بڑی کثرت بتائی جاتی ہے اور ۴۰۰ سو خفیہ پولیس کے سپاہی کلکتہ سے آئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سنیاسیوں، پنڈوں اور گاڑی والوں کے بھیس میں بھی بہت سے سپاہی ہیں۔

دہرہ دون کی پولیس نے دو دیودین کو گرفتار کیا ہے جو ریاست ٹہری کی بعض پہاڑی لوگوں کے لئے گولا بارود خریدتے تھے۔

جس طریقہ سے ہندوستانیوں نے لارڈ مورلے کے اسکیم سے پسندیدگی ظاہر کی ہے اس سے لارڈ ممدوح بہت محظوظ ہوئے۔

ولایت میں بعض کفن دوز غریب غربا کے لئے اب کاغذ کا کفن تیار کرتے ہیں اس پر سیاہ روغن کر دیا جاتا ہے جس سے بالکل لکڑی کے معلوم ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پائیداری بھی لکڑی سے کسی طرح کم نہیں۔

جرمنی میں قاعدہ ہے کہ گھروں میں نوکروں کی خدمتگزاری کا روزنامچہ رکھا جاتا ہے اور اس میں نوکر ہونے اور برطرف ہونے کی تاریخیں اور چال چلن کا اندراج ہوتا ہے یہ کتاب ہر ایک کے نوکر ہونے پر پولیس میں پیش کی جاتی ہے اور وہاں سرکاری مہر لگائی جاتی ہے اور اس طرح سے مشہور بدمعاش لوگ شریف گھروں میں داخل نہیں ہو سکتے۔

لندن سے برلن تک ماہ نومبر آئندہ سے ایک ریل گاڑی چلا کرے گی جس میں کل چھ گاڑیاں ہونگی جن کی قیمت تقریباً چھ لاکھ روپیہ ہوگی۔ گاڑیاں کیا ہونگی سجے سجائے گھر کے کمرے ہونگے ڈرائنگ روم علیحدہ حجرے وغیرہ پینے کے کمرے علیحدہ۔ دنیا میں ایسی عجیب ریل گاڑی ابھی تک نہیں بنی۔

ایک عجیب قسم کا کیمرہ حال میں ہی جاری ہوا ہے جس کو آدمی نگل جاتا ہے اور وہ معدہ میں اتر جاتا ہے اس میں باریک سی بجلی کی تار لگی ہے۔ اس کے ذریعہ اندر روشنی ہو جاتی ہے اور معدہ کی تصویر اتر آتی ہے جس کے سبب سے مرض کا پتہ لگ جاتا ہے اور مریض کا خاطرخواہ علاج ہو جاتا ہے۔

ملک معظم شاہ ایڈورڈ نے سلطان روم کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

قسطنطنیہ میں دنیا بھر کی سلطنتوں کی جانب سے مبارکبادی کے تار برس رہے تھے۔

بلغاریا نے شاہان یورپ کے نام ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ سلطان نے اپنے تخت کی تقریر میں بلغاریا کا جو ذکر کیا ہے وہ اس کے لئے اشتعال انگیز ہے اور اندیشہ ہے کہ اس تقریر کی وجہ سے ٹرکی اور بلغاریا کے درمیان کشیدگی پیدا ہو جائے۔

لارڈ مارلے نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میں تقسیم بنگال کا معاملہ دوبارہ پیش کرنا نہیں چاہتا

سرحدی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ قوم مہمند کے لوگ بہت سی بندوقیں اور کارتوس خرید کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ آجکل افغانستان میں بندوقیں وغیرہ ارزاں بکتی ہیں۔

جو بنگالی جلاوطن کئے گئے ہیں ان میں سے ایک بابو کرشن کمار متر تھے جب وہ گرفتار ہو کر پولیس کمشنر کلکتہ کے روبرو پیش ہوئے تو ان سے کہا کہ اگر تم ملکی معاملات میں دخل ڈالنے سے توبہ کرو اور اس بات کا تحریری عہد دو تو تم رہا کر دیئے جاؤ گے۔ بابو صاحب نے اس تجویز کے منظور کرنے سے انکار کیا اور وہ قلعہ آگرہ میں بھیج دیئے گئے۔

حال میں بعض کتابوں کے فروخت کرنے اور پاس رکھنے کی ممانعت ہو گئی ہے۔ ان کتابوں میں ورگیش تمدنی بھی شامل ہے جس کا شاید اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے جن گھروں میں یہ کتاب ہو انہیں اس کتاب کا تلف کر دینا مناسب ہے۔

بیگم صاحبہ بھوپال نے تجویز پیش کی کہ راجکماروں کے لئے ہند میں ایک علیحدہ یونیورسٹی بنائی جائے۔

لاہور میں برقی ٹریموے کا سلسلہ سٹیشن سے دروازہ دہلی تک اور وہاں سے شاہ عالمی لوہاری موری و بھاٹی دروازہ تک لیجائیں گے ایک سلسلہ لوہاری دروازہ سے انارکلی دھرم تک ہوگا اور ایک سٹیشن سے براہ سڑک میو کے نیلا گنبد تک۔

ہندوستان میں بھک سے اڑنیوالی چیزوں کے بنانے رکھنے بیچنے کی بابت نئے قواعد شائع کئے گئے۔

سیرام پور میں ایک اور ڈاکہ پڑا۔ ایک مجروح ڈاکو پکڑا گیا۔ اس نے تمام حالات بک دیئے ہیں۔ تمام ڈاکو بنگالی ہیں۔ بیکار ہیں۔ لوٹ سے سودیشی کارخانہ چلاتے تھے چار ملزم پکڑے گئے ہیں۔

میونسپلٹی ملتان نے بھی آمیزش کے دودھ کے انسداد کے انتظام پر خاص توجہ کی ہے

فریدپور۔ ڈھاکہ۔ باریسال۔ چاندپور۔ سراج گنج کرشٹیہ میں تلاشیاں جاری ہیں۔ طلبہ۔ ٹیچروں وغیرہ کے گھر ٹٹولے گئے۔ تاکہ ڈکیتی کے مال کا پتہ لگائیں

لندن کے اخبار ڈیلی میل اور ایونگ نیوز کو مقدمہ لائبل کی پاداش میں قریب ساڑھے تین لاکھ کی رقم گنتی پڑی یعنے ۲۳ ہزار پونڈ خرچہ علاوہ ہے۔ ٹامس ایڈونگ اینڈ سن تاجران صابن مدعی تھے ان کا دعوےٰ صحیح نکلا اور جیوری نے ان کو رقم مذکور بطور ہرجانہ کے دلوائی ہے اخبار ڈیلی مرر بھی اس الزام میں ماخوذ تھا۔ لیکن اس نے مدعیوں کو بالا بالا خوش کر کے نالش سے اپنا بچاؤ کر لیا ہے ہندوستان میں کون اخبار اتنی بڑی چوٹ برداشت کر سکتا ہے۔

بمبئی کی خبر ہے کہ معزز ہندو مسمی ونایک مٹھوبا ہر روز رات کو قبل سونے کے ایک گلاس پورٹ وائن نوش کرنیکا عادی تھا۔ اس روز اسی کے دھوکے میں ایک دوسری چیز کا گلاس نوش کیا جو بعد میں معلوم ہوا کہ پورٹ وائن نہیں بلکہ فنائل تھی جس کی بوتل پاس ہی دھری تھی۔ ڈاکٹری امداد طلب کی لیکن بیکار نکلی۔

اسلحہ کی دوکانیں۔ پچھلے ہفتے جمعہ کی خبر ہے کہ کلکتہ کے بازار چاندنی چوک میں پولیس کی فوج آپڑی تھی ایک دوکانوں کی ورنبدی کی یہ سب دوکانیں مسلمانوں کی ہیں جو بندوق ریوالور وغیرہ کی مرمت کا پیشہ کرتے ہیں تمام دوکانیں ایک ہی وقت گھیر لیں وہاں دوکانوں میں طرح طرح کے آتشیں اسلحہ اور ہتھیاروں کے بیشمار پرزے دستیاب ہوئے طرح طرح کی گن۔ یک نالی بندوقیں۔ دو نالی بندوقیں۔ ریوالور۔ بریچلوڈر۔ ڈبل لوڈر کی قسم کی ریوالور اور دیگر اسی کے متعلق سامان۔ گھوڑے۔ نالیاں۔ کمانیاں وغیرہ موجود تھا ان کے علاوہ کچھ خنجر اور تلواریں بھی پائیں۔ اتنا گوناگوں اور لاتعداد سامان کہاں سے حاصل کیا تھا یہ کس کا مال تھا اس کی بابت بہت کچھ پوچھا۔ لیکن کوئی جواب تشفی بخش نہیں پایا۔ تمام مال و اسباب از قسم سامان اسلحہ وغیرہ ضبط کر کے کوتوالی کو لے گئے۔ اور کہتے ہیں کہ اس سلسلے سے سات چھکڑے بھر کر لیجا چکے ہیں۔ اس کا مقدمہ بھی خالی از لطف نہ ہوگا۔

اب کے سال ولایت کے امتحان بیرسٹری میں کہتے ہیں کہ ایک مسلمان نوجوان نے اول ترین نمبر حاصل کیا ہے۔ ان کا نام مسٹر بی طلیخاں ہے عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہیں ہے۔

امتحان بیرسٹری میں کل ۱۰۹ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ان میں ہندوستانی ۱۲ ہیں۔

تصحیح:- کرسمس نمبر کے صفحہ ۹ کالم ۲ سطر آخر۔ "باز آکہ من بعفو کفالت ضماں شدم"۔ زماں غلط بے معنے۔ ضماں چاہیے۔ یعنے "ضامن"۔

مضمون "موت کے دربار" میں دو مقام پر "خورد و کلاں" استعمال کیا گیا ہے اور راقم نے دونوں جگہ لفظ "خرد" بلاو لکھا تھا مگر غلطی سے "خورد" بواو چھاپا گیا ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے قرار دیا ہے کہ پنجاب کی وکسین انسٹیٹیوٹ کا دفتر وغیرہ موسم گرما میں کسولی میں رکھا جاویگا یہاں ٹیکا چیچک کی لاگ جمع رہیگی یہیں سے قیمتاً منگوا سکیں گے۔

# ایڈیٹوریل نوٹس

## ناظرین آپ کو نیا سال مبارک ہووے

اس ہفتے سے نورافشاں اپنی زندگی کے چھتیس سال ختم کر کے سینتیسویں سال میں قدم رکھتا ہے۔ پچھلے چھتیس سالوں میں نورافشاں نے کہاں تک اپنی ہستی کے مقصد کو پورا کیا ہے۔ کہاں تک مسیحیت کے مخالفوں کی مخالفت پر فتح حاصل کی ہے۔ کہاں تک مسیحیوں کو مسیح کے زیادہ نزدیک لانے کی کوشش کی ہے اس کا اندازہ کسی قدر ناظرین خود ہی لگا سکتے ہیں۔ پچھلے سال جو کچھ خدمت اس ناچیز پرچہ کے وسیلے کی گئی ہے اُس کی نسبت ہم اتنا کہہ سکتے ہیں جو کچھ کیا گیا خداوند کے جلال ناظرین کے فائدہ ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کو مدنظر رکھ کرکھا گیا ہے۔

پچھلے چند سالوں سے ملک بھونچال۔ وبا۔ کال۔ طوفان کی سخت خرابیوں سے تباہ اور خراب ہو رہا تھا کہ ملک کے بعض کوتاہ اندیش اور شریر لوگوں نے بغاوت کی زہر کو پھیلا کر اور گورنمنٹ اور باشندوں کے لئے مشکلات زیادہ بڑھا دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ کو ملک کی بہتری اور امن کو قائم رکھنے اور امن پسند باشندوں کی حفاظت کے لئے ایسے ایسے قانون بنانے پڑے جو سوائے ایسی سخت ضرورت کے گورنمنٹ کبھی نہ بناتی۔

جہاں ایک طرف بنگال میں بغاوت کے بخار میں مبتلا ہو کر لوگ طرح طرح کی باغیانہ کارروائیاں کرنے لگے دوسری طرف کثرت بارش کے سبب سے پنجاب میں ملیریا بخار سے سخت تکلیف برپا ہوئی۔ باوجود سخت مصیبتوں کے افسوس ہے کہ لوگوں نے توبہ نہیں کی اور خدا کی طرف پھر کر راستبازی۔ سچائی اور فرمانبرداری کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ یقین ہے کہ اگر ہندوستان کے لوگ اپنے گناہوں کو پہچان کر اپنے حقیقی خدا کی طرف پھرتے تو ان بُرے نتیجوں سے بچ جاتے۔

شکر ہے کہ کلیسیا کے لئے یہ سال بھی بہت سی برکتوں کا سال رہا ہے کلیسیا کے اکثر حصوں نے کنونشنوں کانفرنسوں اور دیگر روحانی جلسوں کے وسیلے ترقی اور تازگی حاصل کی ہے۔ بہ نسبت ملک کے دیگر باشندوں کے وہ بیماری و وبا وغیرہ سے محفوظ رہے ہیں اور بغاوت کی بُری روح کے اثر سے بہت کچھ بچے رہے ہیں۔

ان تمام حالات کے بیچ میں نورافشاں اپنے مقصد سے نہیں ہٹا اور مسیح کے جلال کو ظاہر کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔

جس قدر مسیحی کلیسیا ترقی کرتی جاتی ہے۔ اسی قدر کلیسیا کی بہتری اور خداوند کی بادشاہت کی ترقی کے لئے نورافشاں کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا جاتا ہے۔ اس امر کو محسوس کر کے ہم نے اس کو بجائے ۱۲ کے ۱۶ صفحہ کا کر دیا ہے جو کچھ ہمارے اختیار میں تھا ہم نے کیا۔ اب دیندار۔ لائق اور صاحب قلم مسیحیوں کا کام ہے کہ اپنی قلم سے اور دیگر ناظرین کا کام ہے کہ اس کی اشاعت کے بڑھانے اور اپنی دعاؤں سے اس کی مدد کریں۔ ہمارا منشا ہے کہ ہم نورافشاں کو کلیسیا کا سچا خادم بنا دیں لیکن جب تک کلیسیا اس کی مدد نہ کریں تب تک ہم اپنے اس ارادے میں پورے طور سے کامیاب نہیں ہو سکتے ہمیں پوری اُمید ہے کہ ناظرین ہماری مدد کر کے نورافشاں کی خدمات کو مفید بنانے میں مدد کریں گے۔

---

خدا نے اپنی حکمت کاملہ سے ہماری زندگیوں کو سالوں اور ہفتوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر صبح جب ہم سو کر اٹھتے ہیں تو ہم ایک نئی زندگی کے لئے اٹھتے ہیں کل کا دن اپنی کامیابیوں اور ناکامیابیوں کے گذر چکا ہے اور خدا نے ہمیں ایک نیا موقعہ عنایت کیا ہے سال کے آخر میں زندگی کی کتاب کا ایک باب ختم ہو جاتا ہے اور ہم نیا باب شروع کرتے ہیں اس میں ہماری تمام گذشتہ ناکامیابیوں کے لئے نئی اُمید کا موقعہ ہوتا ہے

نئے سال کے شروع میں نئے ارادے کرنے کا دستور کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ عموماً بہت جلد وہ وعدے ٹوٹ جاتے ہیں اور وہ مقصد نظرانداز ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ایسا ہو جاتا ہے تو بھی سال کا ختم ہونا اور نئے سال کا شروع ہونا بڑا سنجیدہ موقعہ ہے زندگی میں ایک سال کم ہو جاتا ہے اور ہم موت کے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہیں۔ پرانا سال بمعہ بہت سے عمدہ کاموں غموں۔ خوشیوں۔ ناکامیابیوں۔ دکھوں اور گناہوں کے گذر جاتا ہے اور ہم نئے سال میں قدم رکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سال میں کیسے واقعات اور حادثات ہمارے سامنے آویں گے ایسی حالت میں نہایت مناسب اور ضروری ہے کہ ہم اپنی گذشتہ ناکامیابیوں سے سبق حاصل کر کے گذشتہ سے بہتر اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے تیار ہوویں نئے سال کو پاک اور اعلیٰ مقصد مدنظر رکھ کر شروع کرنا اور اپنا رخ سیدھی راہ کی طرف کرنا فرض ہے جو ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ نیا ارادہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جس میں ہم اپنے مسیحی کیرکٹر اور مسیحی خدمت میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے خدا کی طاقت پر تکیہ کرتے ہیں۔ اگر ہم خدا کے ساتھ عہد کر کے اپنے تئیں اُس کے سپرد کر دیں تو نیا سال ہمارے لئے مسیحی کیرکٹر میں زیادہ مضبوط اور استوار ہونے اور خداوند کی خدمت میں کامیاب ہونے کا باعث ہوگا۔

---

ہماری زندگی کا ایک ایک دن ایسا ہے جس میں ہم کو اس دنیا کی چندروزہ چیزوں اور خوشیوں اور ابدی چیزوں اور خوشیوں میں سے ایک یا دوسری کو چن لینا پڑتا ہے۔ بائبل میں اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ہم سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ عیساؤ نے لپسی کے عوض اپنے پلوٹھے ہونے کا حق فروخت کر دیا۔ ابرہام نے خدا کی بلاہٹ کی تابعداری میں اپنا گھر۔ جائیداد سب کچھ چھوڑ دیا۔ اور اُس نے خدا کو سچا اور وفادار جانا۔ بیوقوف دولتمند کئی سالوں کے لئے ذخیرہ جمع کر کے "کھاؤ۔ پیو اور عیش کرو" کو اپنی زندگی کا موٹو بنا لیتا ہے۔ پولوس نے مسیح

کو حاصل کرنے کے لئے تمام چیزوں کو گندگی سمجھا۔ دانائی اس میں ہے کہ ہم روز بروز اُنہیں چیزوں کو چُنتے جاویں جو ابدی ہیں اور ایسی زندگی بسر کریں جس سے ظاہر ہو کہ دنیا اور اس کی تمام چند روزہ خوشیاں ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ مسیح ہمارے وسیلے ظاہر کیا جاوے۔ ناظرین آپ نے کسکو چنا ہے؟

---

ہر ہفتہ غیر مسیحیوں میں سے تین ہزار سے زیادہ مرد مسیحی کلیسیا میں شامل کئے جاتے ہیں چین میں سات برس کی لگاتار محنت کے بعد پہلے پہل ایک شخص نے بپتسمہ پایا بعض ملکوں میں پہلے شخص کو بپتسمہ دینے کے لئے اس سے بھی زیادہ عرصے تک کام کرنا پڑا لیکن اب بحساب اوسط سال کے ۳۶۵ دنوں میں ہر روز کم سے کم چار سو نئے ممبر کلیسیا میں شامل ہوتے ہیں پچھلی مردم شماری میں ہندوستان کی کل آبادی میں ۲½ فیصدی کی ترقی ہوئی مگر مسیحی کلیسیا میں ۳۰ فیصدی کی بڑھتی ہوئی۔ کوریا میں پچھلے دو سالوں سے کل ممبروں کی اوسط کے لحاظ سے فی سال ساٹھ فیصدی کی ترقی ہوئی ہے۔ بشپ اولڈہم صاحب فرماتے ہیں کہ جزائر فلپائن میں اگرچہ مسیحی کارندے کافی نہیں ہیں تو بھی اُس وقت سے جب سے امریکہ والوں نے اس کو فتح کیا ہے ۳۰ ہزار پروٹسٹنٹ مرید ہو چکے ہیں پچھلے سال آٹھ ہزار کی بڑھتی ہوئی۔ اور یقین ہو کہ ہماری زندگی میں ہی ان تمام جزائر میں مسیحیت پھیل جاوے گی۔

---

فارس میں انجیل۔ پادری ایف ایم سٹیڈ فرماتے ہیں کہ جب سے ایک عربی حبشہ اور اُس کی بیوی سنہا نامی قصبے میں آ بسے ہیں خدا کی قدرت کے ظہور کے بڑے موقعے گذرے ہیں پہلا بپتسمہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو ہوا اگر اب بیس بپتسمہ یافتہ جانیں موجود ہیں اور اُن کے علاوہ بہت سے متلاشی اور بپتسمہ کے اُمیدوار پائے جاتے ہیں قصبے کے لوگوں پر بڑا اثر ہوا ہے اور مسیحی خدمت کی شہرت تمام ضلع میں پھیل گئی ہے۔ آتے جاتے مسافر کلام کو سنتے۔ اور اُس کی خبر نہ صرف فارس میں بلکہ افغانستان اور روس کے ملک میں پہونچائی گئی ہے مسٹر سٹیڈ نے ترکی سلطنت کی سرحد پر سفر کرتے ہوئے پانچ مختلف گاؤں میں ۲۲ متلاشی دیکھے چند مہینے پیشتر یہ لوگ مسیح کی محبت سے قطعی ناواقف و بے بہرہ تھے مگر اب انہوں نے نجات دہندہ کو سچا کر کے قبول کر لیا ہے لیکن وہ بالکل جاہل ہیں اور تعصب سے بھرے ہوئے لوگوں کے درمیان رہتے ہیں۔ ان کو تعلیم دینے کی از حد ضرورت ہے چونکہ الٰہی روشنی ان کے اندر پہونچ چکی ہے اسواسطے یقین ہوتا ہے کہ باوجود مخالف سامانوں کے وہ لوگ خدا کی پہچان میں ترقی کرینگے۔

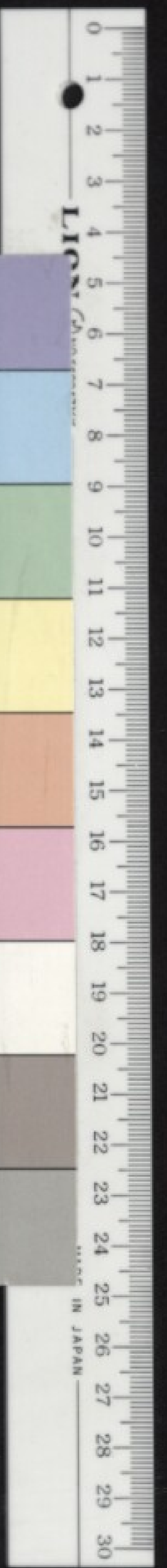
---

امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے ایک کتاب شایع کی ہے جس میں اُنہوں نے ایک عجیب قسم کی بیماری کے علاج کرنے کا اُنہیں موقعہ ملا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ اُس بیماری میں کم از کم چار علیحدہ علیحدہ شخصیتیں معلوم ہوتی تھیں اور ہر ایک شخصیت دوسری شخصیتوں سے علیحدہ کام کرتی تھی اُس بیمار کی اصلی شخصیت وہ تھی جو اس حالت کے پیدا ہو جانے سے پیشتر تھی اور جو اس حالت کے جاتے رہنے کے بعد بھی قایم رہی۔ وہ ایک ہوشیار عقلمند اور تعلیم یافتہ شخص تھا اس کو کسی طرح سے سخت صدمہ پہونچا اور دماغ میں فرق آگیا اس وقت یہ نئی شخصیتیں ظاہر ہو گئیں جنہوں نے اُس کی اصلی نیک تعلیم یافتہ شخصیت کو ایسا دبا دیا کہ گویا وہ تھی ہی نہیں۔ اُس کی حرکات اور شرارت کی باتوں کے سبب ہر ایک اُس کو نفرت کرتا تھا۔ اور مختلف وقتوں میں علیحدہ قسم کی طبیعت اور مزاج کا ظہور ہوتا تھا۔

عالم اور ڈاکٹر ایسے حالات سے خواہ کچھ ہی نتیجے نکالیں مگر یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی اکیلی ہستی میں کتنی مختلف قسم کی خاصیتیں موجود ہو سکتی ہیں ایک ہی شخص کے وسیلے کتنی علیحدہ علیحدہ نیتوں۔ خواہشوں جذبات کا اظہار ہو سکتا ہے ہر ایک میں کچھ باتیں فرشتہ مزاج کی اور کچھ درندہ مزاج کی پائی جاتی ہیں دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اندر فرشتہ خصلتوں کا اس قدر زور ہو جاوے کہ درندہ خصلتیں غلبہ نہ پا سکیں تو علاج ایک ہی ہے کہ خداوند یسوع جس میں الوہیت کا سارا کمال مجسم ہو رہا ہے ہمارے اندر پورا قبضہ کر لیوے اور ہم اپنے تئیں یہاں تک اس کے سپرد کر دیں کہ وہ ہمارے اندر تخت نشین ہو کر ہمارا مطلق العنان بادشاہ ہو سکے۔

---

ہندوستان کے گورنمنٹ سکولوں اور کالجوں میں دینی اور اخلاقی تعلیم کی عدم موجودگی کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملک کی مختلف قوموں میں مذہبی علیحدہ علیحدہ عقیدے پیدا ہو گئے ہیں اور گورنمنٹ کیطرف سے ہمیشہ مذہبی باتوں میں دخل نہ دینے کی پالیسی نے بڑے خوفناک نتیجے پیدا کئے ہیں مہاراجہ میسور کی گورنمنٹ نے اسکو ایسا ضروری سمجھا کہ اپنی ریاست کے تمام سرکاری سکولوں اور کالجوں میں دینی اور اخلاقی تعلیم جاری کروی ہے جسکی غرض یہ ہے کہ اس کے وسیلے طالب علموں میں جو بے ادبی اور گستاخی کی ترقی ہو رہی ہے اسکو روکا جاوے اور خود ضبطی ہوشیاری نیکی اور حیا کی اچھی صفات پیدا کیجاویں یقین کیا جاتا ہے کہ باوجود مختلف فرقوں اور عقیدوں کے دینی تعلیم کا ایک تسلی بخش طریقہ قایم کر لینا ممکن ہو۔ سکول کی حاضری لینے کے بعد ہر روز صبح آدھا گھنٹہ اس قسم کی تعلیم میں خرچ کیا جائیگا اور ہر ہفتہ پیر بدھ اور جمعہ کو تمام طالب علموں کو کسی مذہبی۔ اخلاقی یا تواریخی کتاب میں سے کوئی مضمون لیکر اخلاقی درس سنایا جائیگا اور ہر منگل اور جمعرات کو کسی ہندو کتاب میں سے تعلیم دیجائیگی اور جس سکول میں مسیحی اور مسلمان طالب علموں کی تعداد کم از کم بیس ہوگی وہاں بائبل یا قرآن بھی پڑھایا جائیگا اور





# الہام بائبل

## انجیل کی خصوصیت

وہ کونسی شے ہے جو اس کتاب کو اور کتابوں سے جدا کرتی ہے؟ یہ کس کی کتاب ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ ملحد ان امور کی نسبت عجیب خیالات رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں میں نے ایک اخبار میں ایک مضمون ایک ملحد کا لکھا ہوا پڑھا تھا۔ اُس میں تحریر تھا کہ نیا عہدنامہ ۳۲۵ء میں کاونسل آف نائیس نے اکٹھا کیا تھا۔ ان کے پاس بہت سی اناجیل اور خطوط تھے اُس میں صحیح اور غلط دونوں شامل تھے اور دونوں میں کوئی شخص تمیز نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے سب کو انہوں نے زمین پر رکھ کر دعا کی کہ صحیح تو عشاء ربانی کی میز پر آجاویں اور غلط وہیں پڑی رہجاویں اس طریق پر نیا عہدنامہ تیار ہوا تھا۔ اور اسی قسم کے گمان ہیں جو ملحدوں کے ذہن نشین کرائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہی بیان ملحدوں کی مختلف کتب میں جو کہ وہ اب تصنیف کیا کرتے ہیں مل سکتے ہیں۔ اسی مضمون کے لکھنے والے نے بیان کیا تھا کہ اُس کا ثبوت پیپس ہے جو کہ ایک عیسائی پادری تھا۔ میں نے ایک لکچر میں اُس کا جواب دیا کہ صرف ایک مشکل اُس کے یقین کرنے میں پڑتی ہے وہ یہ کہ پیپس تو کاونسل آف نائیس کے انعقاد کے ڈیڑھ سو برس قبل مرچکا تھا اس لئے وہ تو ہرگز نہیں لکھ سکتا تھا۔ ہاں اگر انہوں نے یہ خبر اُس کی روح کی زبانی سنی ہو تو البتہ اُس میں انہیں کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ اس پر وہ شخص اُٹھ کھڑا ہوا اور گویا ہوا۔ کہ وہ پیپس نہیں بلکہ دوسرا پیپس ہے اور چوتھی صدی عیسوی میں ایک غیر معروف عیسائی پادری تھا میں نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال تھا کہ آپ کا راوی ایک غیر معروف شخص ہوگا اور اس قدر غیر معروف جس کا نام اس کے قبل کسی نے نہ سنا ہوگا مزید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ ایک جرمن پادری مسمی یوحنان بیپیا اسٹرسبرگ کا واعظ اور منسٹر کا معلم تھا اور ۱۵۲۹ء میں انتقال کیا اُس نے اس قصہ کو ایک پرانی یونانی تحریر موسوم بہ سائنیوڈیکن میں جو تقریباً ۱۵۰۰ء کے ایک فسانہ نویس کی تصنیف تھی۔ دیکھا تھا کیونکہ اُس میں ۸۷۹ء تک کی باتیں درج ہیں۔ مگر یہ وہ زمانہ تھا کہ کاونسل آف نائیس کے لوگوں کو مرے اور مدفون ہوئے پانچ سو برس سے زیادہ گذر چکے تھے۔ اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ قصہ اس کے قبل کہیں اور لکھا گیا ہے۔ مگر تمام دور و نزدیک کے ملحد اس پر کمال اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور اُس کو نئے عہدنامہ کی بنیاد ہونے کی شہرت دیتے ہیں۔ اور وہی لوگ جو خود ایسے بے بنیاد قصوں پر اعتماد کرتے ہیں عیسائیوں کو انجیل کے ماننے کی وجہ سے احمق کہتے ہیں۔

میرے کتب خانہ کی ایک الماری میں قریب بیس یا تیس جلدوں کے جن میں قریب بارہ ہزار صفحوں کے ہونگے اور جو مختلف عیسائی مصنفین کی تصنیفات اور تالیفات ہیں۔ موجود ہیں یہ لوگ ۳۲۵ء کے قبل گذرے ہوئے ہیں جس زمانہ میں کہ کونسل آف نائیس منعقد ہوئی تھی۔ اُس میں سے اکثر کتب مقدس تحریرات سے مملو ہیں۔ ان مصنفین کے پاس بھی وہی کتب تھیں جو ہمارے پاس ہیں۔ اور وہ بھی وہی مقولہ نقل کرتے تھے جو ہم نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے اُسی انجیل اور انہیں خطوط مقدسہ سے اقوال نقل کئے ہیں جن سے ہم نقل کرتے ہیں۔

اوریگن جس کی تحریرات کاونسل آف نائیس کے انعقاد سے سو برس قبل کی ہیں وہ نئے عہدنامہ کی کل کتب میں سے ۵۷۴۵ مقامات نقل کرتا ہے ٹیرٹولین جس کی تحریر ۲۰۰ء کی ہے نئے عہدنامہ کے تین ہزار اقوال سے زائد کی نقل کرتا ہے کلیمنٹ جس کی تحریر ۱۹۴ء کی ہے ۳۸۰ مقامات کی نقل کرتا ہو اوریقیس جو ۱۷۸ء میں گذرا ہے ۷۶۷ مقامات کی نقل کرتا یالی کارپ جو کہ ۱۶۶ء میں شہید ہوا تھا اور جس نے عیسیٰ مسیح کے کام میں ۸۶ سال صرف کئے تھے۔ صرف ایک خط میں ۳۶ مقولہ نقل کرتا ہے جسٹن جو ۱۶۴ء میں شہید ہوا وہ بھی نئے عہدنامہ ہی سے نقل کرتا ہے اور ملحد مصنفین کا تو ذکر کرنا عبث ہے مثلاً کلیسس (۱۵۰ء) اور پارفیری (۳۰۳ء) نے بیسیوں آیات اُسی انجیل سے نقل کی ہیں جواب ہمارے پاس ہے۔ اسکاٹلینڈ کے لارڈ ہیلیس نے تیسری صدی کے اخیر تک کے عیسائی پادریوں کی تحریرات میں جو ہنوز موجود ہیں تلاش کرنے سے سوائے بارہ آئتوں کے اور سب عہدنامہ پایا جو کہ اُن میں جابجا نقل تھا۔ اگر کونسل آف نائیس کے زمانہ میں نیا عہدنامہ بحالت مجموعی بالکل مفقود ہو گیا ہوتا۔ تاہم پہلے زمانہ کے عیسائی پادریوں کی تحریروں سے پھر اکٹھا ہو سکتا تھا کیونکہ وہ اس کتاب میں سے اُسی طرح نقل کرتے تھے جس طرح ہم نقل کرتے ہیں اور اسی طرح اُس پر یقین رکھتے تھے جس طرح کہ ہم رکھتے ہیں اور اب ملحد کہتے ہیں کہ نیا عہدنامہ کاونسل آف نائیس نے ترتیب دیا ہے اس کی مثال بالکل اس طرح ہے کہ کسی شہر کی میونسپل کمیٹی کسی ملک یا قوم کے ترمیم شدہ قوانین حاصل کرے اور قبول کرے اور آپ کہیں کہ اُس نے ان قوانین کی ترتیب کی ہو۔ کاونسل آف نائیس نے اس معاملہ میں بالکل دست اندازی نہیں کی۔ نئے عہدنامہ کی کتب حوارین نے لکھی ہیں اونہیں سے ملیں اور محفوظ رکھی گئیں۔ اور کاونسل آف نائیس کے انعقاد کے قبل عام طور پر گرجوں میں پڑھی جاتی تھیں۔

ٹرٹولین (سنہ ۲۰۰ء) کا قول ہے کہ اگر آپ اپنا نشفا عت کی نسبت اطمینان کرنا چاہتے ہیں تو حوارین کے گرجوں کا معائنہ کیجئے۔ وہاں اُن کی کرسیاں ابھی تک اسی مقام پر کسی ہوئی ہیں جہاں کہ اُن کے خطوط صحیحہ پڑھے جاتے ہیں جن میں سے اُن کے آوازوں کی صدا آتی ہے اور جن سے اُن کی مشابہت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اگر آپ اکیا سے نزدیک رہتے ہوں تو کارنتھ دیکھئے

اگر آپ متعدونیہ سے نزدیک رہتے ہوں تو وہاں فیلپی۔ اور تھسلونیکے اور اگر آپ ایشیا جا سکتے ہوں تو وہاں افیسس ہے۔ اور اگر آپ اٹلی سے نزدیک رہتے ہوں تو روم تشریف لیجائیے اور معائنہ فرمایئے۔

## انجیل کی تصنیف

ان حوارین کے کلیسیا نے انجیل انہیں سے پائی تھی جنہوں نے کہ اُسے لکھا تھا۔ اور یہ خطوط انہیں اشخاص کے لکھے ہوئے اور دستخط خاص سے تھے جن سے کہ حوارین بخوبی واقف تھے۔ پولُس لکھتا ہے کہ میرے خاص قلم سے مجھ پولُس کا سلام جو کہ ہر خط کی نشانی ہے۔ اور میں یوں لکھتا ہوں" اب آپ ہی بتلایئے کہ یہ مصنفین کیا اظہار کرتے ہیں وہ وہی اظہار کرتے ہیں جن کا اُن کو علم تھا۔ یوحنا رسول نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں ان باتوں کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ جو محض خیالی قیاسی یا وہمی ہیں۔ بلکہ اُس کا تو مقولہ یہ ہے کہ میں اُس امر کا اظہار کرتا ہوں جو کہ ازل سے تھا جو کہ میں نے سنا اور دیکھا ہے" یہ اُس کی شہادت ہے۔ یہ مصنفین اس بات کے شاہد تھے کہ انہوں نے عیسوع کو بقید حیات دیکھا تھا۔ اور مرتے وقت بھی دیکھا تھا اور جب وہ مردوں میں سے زندہ کیا گیا تھا اُس حالت کا بھی مشاہدہ کیا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے دست و پا میں کیل کے نشانات اور جسم پر بھالوں کے زخم بھی دیکھے تھے۔ وہ ان باتوں کو جانتے تھے اور اُن کی شہادت بھی دی۔ اُنہوں نے عیسوع کی الوہیت کی لوگوں کو تعلیم کی جو کہ مر کے زندہ ہوا تھا۔

جب لیپاکس نے جو کہ فرانسیسی کاونسل کا ممبر تھا ٹیلیرنڈ سے اسبات کی شکایت کی کہ اُس کے نو ایجاد مذہب طبیعی نے لوگوں میں بہت کم فروغ پایا تو اُس سن رسیدہ ہوشیار مدبر نے یوں جواب دیا "مجھے اس کا بالکل تعجب نہیں ہے کہ تمہیں اپنی کوشش میں مشکل پڑی ہوگی کیونکہ ایک نئے مذہب کا جاری کرنا امر آسان نہیں ہے بلکہ میں ایک صلاح تم کو بتلاتا ہوں اگر تم اُس کے مطابق کاربند ہو تو ممکن ہے کہ کامیاب ہو جاؤ" لیپاکس نے مشتاقانہ پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ ٹیلیرنڈ نے جواب دیا "تم اول تو مصلوب ہو۔ پھر دفن ہو اور تیسرے روز زندہ ہو جاؤ۔ اور پھر معجزات دکھلاؤ۔ مُردوں کو جلاؤ۔ مریضوں کو چنگا کرو۔ بھوت اتارو۔ اور تب ممکن ہے کہ تم اپنے ارادے میں کامیاب ہو جاؤ" جب فیلسوف لیپاکس نے یہ باتیں سنیں چپکا چلا گیا۔ اور کبھی کوئی منکر ان شرائط کے پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہوا لیکن عیسیٰ مرا اور زندہ بھی ہوا اور رسولوں نے ان باتوں کے تسلیم کرنے میں طرح طرح کا زیان اُٹھایا حتی کہ اپنی جان تک دیدی اور اپنا بیان اس کتاب میں تحریر کر گئے۔ یہ رسول نبیوں کی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں نبی داؤد کے گیت کا اور اُن قوانین کا جو کوہ سینا پر دیئے گئے تھے اور اسی طرح ایک کتاب کا دوسری کتاب سے پیدائش کی کتاب تک حوالہ ملتا ہے جس میں نہ تو کسی شخص کا اور نہ کسی کتاب کا حوالہ پایا جاتا ہے اور وہی انجیل کا سرچشمہ ہے۔

## گلدستہ نوروز عاشقان المسیح

### کی نذر

## در مدح اسم اعظم

### محبوب حقیقی ربنا الیسوع المسیح

تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے تیرے ہونٹوں میں لطف ٹپکایا گیا۔ زبور ۴۵ : ۲

### خمسہ

نامت عظیم رب یسوع ذو المنن لذیذ
باز خزینہ ہائے زمین و زمن لذیذ۔
ذکرت بیاں لذیذ توئی جان من لذیذ
اے ذوق شہد لعل تو در کام من لذیذ
حلوائے قند گرسنہ زاور دہن لذیذ

اے مہرباں حلیم مزاج و کرم وجود۔
الطاف و فضل راستی اے واجب الوجود
مدحت کنند ارض و سما عالم شہود
دندان بار در دہن تنگ خوش نمود
در کام حقہ دانہ دُر عدن لذیذ

نامت عزیز ہست یسوع جان جانم است
کافی ست ایں کہ ابن خدا مہربانم است۔
شیریں لذیذ نام مسیح از دو عالم است
شہد و شکر بر آنچہ بیازار عالم است
شیریں از وست در دہنم ایں سخن لذیذ

خوشبوئے مے دہد یسوع نامت بباغ را
روشن کند بعالم ہر دو چراغ را ۔ ے
مثل ہما کنی تو ئی منحوس زاغ را۔
حقے دہد بعنبر راحت دماغ را۔
باشد بمغز نفخہ مشک ختن لذیذ

دارم ز تو مدام وصال اُمید سُرخ
ہستند در جہاں ز تو بکر و زید سُرخ
از خون خویش داشتی بُست مدام سُرخ
ما را بکام دیدہ ز رشک سفید سُرخ
خط قیست چوں بباغ گل و یاسمن لذیذ

نامت عزیز داشت عجب قوت و فرہی
دائم خوش آنکہ داشتہ از نام آگہی۔
در فہم خلق معرفت نیست واقعی گر خلق را بکام بود لذت از یہی
بیمار عشق را شدہ سیب ذقن لذیذ۔

دیدار گر نمائی بدنیا بکو دمہ۔ احسنت شاہداں بگویند نیز نہ
عشقت مدام واعظ مسکین ۲۹ عشق رخت بخاطر حافظ عجب
در مغز بلبل از ہمہ بوئے چمن لذیذ

## مراسلات

### مکالمہ درمیان

پیرِ فرتوت و بچۂ نوخیز

پرانا سال بڈھا — نیا سال بچہ

**بڈھا** — اے بھئی بچے اب ہم تو جاتے ہیں اور اپنی جگہ تم کو دے جاتے ہیں موج کرو۔

**بچہ** — جاتے کہاں ہو۔ کچھ ہمیں نصیحت کرتے جاؤ۔ تم تو اس طرح بھاگنے لگے کہ گویا بڑے دکھی تھے۔

**بڈھا** — دکھ سکھ تم خود دیکھ لوگے۔ ہم اپنا کام کر چکے۔ اب چلتے ہیں۔

**بچہ** — اچھا یہ تو بتائیے۔ کہ یہ آپکا منہ کالا۔ اور پاؤں نیلے کیسے ہوئے۔

**بڈھا** — یہ خلق خدا کی عنایت ہے جن کی ۳۶۵ دن تک میں نے خدمت کی۔ اور روانگی کے وقت یہ سرٹیفکیٹ اور یادگاری کا تحفہ مل رہا ہے۔

**بچہ** — تو آپ نے اُن کیساتھ سلوک ہی ایسا کیا ہوگا۔ ورنہ بنی آدم ایسے محسن کُش تو نہیں کہ ایسا بُرا سلوک کرتے بھلا بتائیے تو کونسی نیکیاں آپ نے اُن کے ساتھ کی ہیں جس کا عوض اُنہوں نے آپ کو یہ دیا ہے جس کے سبب آپ اُن سے ناراض ہیں میں بھی سنوں۔

**بڈھا** — قصہ میرا طول طویل۔ مہربانیاں میری بیشمار۔ میں دو ایک کا ذکر کرتا ہوں۔ ذرا کان دھر کے سننا۔ لوگ شاکی تھے کہ قحط رہتا ہے۔ بارش نہیں ہوتی۔ میں نے بارش سے کل ملک سیراب کر دیا گھروں تک پانی پہونچا دیا تاکہ کسیکو شکایت نہ رہے۔ طاعون کی بارہ مہینے شکایت لگی رہتی تھی۔ اِس سال میں نے اُسکو روکے رکھا۔ مرزا قادیانی سے سب مذہب والے روتے تھے اُس کو ٹھکانے لگا دیا اگر میں اپنی مہربانیاں گننے لگوں تو ایک دفتر چاہئے لیکن کیا یہی کم ہیں۔ ہاں ہاں آریوں کے جوش کو ہضم کیا۔

**بچہ** — بڑے میاں بیجا فرماتے ہو۔ ایک شخص نے بھیڑیئے کے منہ سے بکری کو چھڑا لیا اور خود اُس کے گلے پر چھری پھیر دی۔ آپکا منہ بیجا کالا نہیں کیا گیا۔ بارش کیا لایا غضب الٰہی لایا۔ ذرا فاضلکا، ڈیرہ غازیخاں۔ اور حیدرآباد کا ملاحظہ فرمایئے۔ قحط سے تو ذرا چار دن ٹھہر کے مرتے تھے۔ ارے تو تو ایک ہی بات میں ہزار ہزار کو لے ڈوبا۔ پھر بھی قحط دینے کا ویسا ہی رہا۔ ارے بوڑھے تجھے شرم نہیں آتی۔ طاعون کو اچھا روکا۔ طاعون کا بابا ملیریا فیور ہیضہ اُس کے بجائے قائم کر دیا۔ ذرا امرتسر سیالکوٹ کو دیکھا ہوتا۔ تو نے بہت بُرا کیا۔ ایک مرزا قادیانی مرا تو کتنے نکل کھڑے ہوئے ارے اُس کی بدی کا بیج تو ناس نہیں ہوا۔

**بڈھا** — ارے تو بھی اُن کا ساتھ دینے لگا۔ تجھے پتہ بھی ہے یہ خرابیاں تو اُن کی اپنی شرارت اور گناہوں کے سبب سے ہیں۔ میرا اس میں کیا قصور۔ وہ اپنی بدیوں سے توبہ نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ بات اُن کے خلاف بیٹھتی ہے ابھی تم بچے ہو۔ ذرا چار دن اُن کیساتھ رہ کے دیکھ لینا۔ کہ کیا کچھ ہوتا ہے۔ یہ بڑے ہی محسن کُش ہیں۔ ایسی مہربان گورنمنٹ اُس سے بدی کرنے سے باز نہیں آتے میں تو بھلا کیا تھا۔ مجھے بلا کیساتھ کوسا کریں۔ اپنی شرارتوں کا پھل آپ پاتے رہیں گے۔ اگر یہ اپنے مالک خالق کو جانیں شرارتوں کو چھوڑ دیں۔ تو بگڑی باتیں بھی سنور جاویں ورنہ سیدھی بھی الٹی ہوتی جائیگی۔

**بچہ** — میں تمہاری بات کو کس طرح مانوں۔ دیکھو میں ابھی پیدا بھی نہیں ہوا۔ میری پیدائش کی تیاری پر کیسی کیسی تیاریاں اور خوشیاں ہو رہی ہیں میرا حسن و جمال اُن کو بھاتا ہے وہ میرے خواہشمند ہیں۔ تیرے جیسے بوڑھے خرانٹ روسیاہ کو کون منہ لگائے کچھ بھلی ہو وے تو بھلا کیوں نہ نیک یاد کریں۔

**بڈھا** — ارے تجھے کس نے بچہ کہا تو تو پیٹ میں ڈاڑھی لیکر پیدا ہوا مجھے کیا سکھلاتا ہے تیرا حسن جمال ابھی چند روز میں معلوم ہو جائیگا۔ یہ ایک نقطہ یاد رکھ بہت مت اکڑ۔

صبحدم مرغ چمن با گل نوخاستہ گفت
ناز کم کن کہ دریں باغ بسے چو تو شگفت

تیرے جیسے ہزارہا ہزار ہو گذرے تو کب رہیگا اور کیا کریگا۔

**بچہ** — میں اُن سے نیکی کرونگا اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرونگا۔ اُن سے جاتے وقت اچھے اچھے تحفے تحائف۔ دعائے خیر لیکر جاؤنگا۔ تمہاری طرح روسیاہی تو حاصل نہیں کرونگا۔

**بڈھا** — وہ بھی تم سے یہی اُمید رکھتے ہیں۔ مجھ سے بھی ایسی اُمید رکھتے تھے۔ مگر جو آپس میں لڑتے مرتے۔ بھائی بھائی۔ باپ بیٹا مل کر نہیں رہ سکتے اور کوئی کب اُن کی نظروں میں بھا سکتا ہے دیکھو میں تو اب جانے رہا ہوں۔ تجھ کو اس زمانہ کا حال بتائے جاتا ہوں۔ تو کیا یاد کریگا۔ اگر میری باتوں کے مطابق زمانہ کو پایا۔ تو مجھے سچا کہنا۔ اور جو مجھ سے بدسلوکی ہوئی ہو اُس پر افسوس کرنا۔ ورنہ جو جی چاہے کہنا۔ اور یہ بھی یاد رکھ کہ جو میرے ساتھ سلوک ہوا ہے۔ وہی اُن سے ہوا ہے۔ جو مجھ

سے پیشتر ہو چکے اور یہی تیرے ساتھ بھی ہوگا یہ لوگ نہ وقت کو غنیمت جانتے۔ اور نہ بُرے دنوں کا خیال کرتے ہیں۔ نہ اُن کو خدا کا خوف نہ موت کا ڈر۔ فساد اور جھگڑے دے مُن ہ

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم
ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر مے بینم

ہر کسے روز بہی مے طلبد از ایام
مشکل اینست کہ ہر روز بتر مے بینم

ابلہاں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است
قوت دانا ہمہ از خون جگر مے بینم

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں
طوق زریں ہمہ در گردن خر مے بینم

دختراں را ہمہ جنگ است و جدل با مادر
پسراں را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم

ہیچ رحمے نہ برادر بہ برادر دارد
ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر مے بینم

راوی چونکہ رات کے وقت بات چیت ہو رہی تھی۔ جس وقت آخری شعر بڑھے نے بڑے سوز سے گایا۔ دھن دھنا دھن توپ کی آواز آئی۔ ارے کیا ہوا۔ گولا بڑھے کے سر میں آلگا۔ ختم کرنے بھی نہ پایا تھا کہ خود ختم ہو گیا۔ اودھر ۱۲ بجے آہا ہا۔ ارے یہ تو نئے سال کی پیدائش کی توپ چلی تھی۔ یہ تو نوزائیدہ بچہ کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں گولا اُس بڑھے کو آلگا اور بیچارہ یوں چلتا بنا۔

اس وقت تمام جلسوں میں جا بجا اس شعر کا ورد ہو رہا ہے۔

نوروز نو بہار مے دلربا خوش است
بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

واعظ اللہ والے اللہ کو بھی یاد کرتے ہیں درود وظائف میں لگے ہیں۔ خیر و خیرات کرتے ہیں۔ خدا کی حمد و ثنا گاتے ہیں سلامتی کے شکرانے بجا لاتے ہیں۔ نئے سال کے واسطے نئے وعدے کرتے ہیں نئی اُمنگیں ہیں خدا سب کی مدد کرے سب ناظرین کو نیا سال مبارک ہووے واعظ

---

## منجی عالم لربنا المسیح کا ظہور اوّل

کیا خوشی اور شادمانی کا موقعہ ہے کہ وہ موعود مقدس جس کی خبر بہت سے نبیوں اور مقدسوں نے پہلے سے مختلف وقتوں پر دی تھی۔ اور جس کی انتظاری دیر سے ہو رہی تھی۔ وہ وقت مقررہ پر نہایت عجیب معجزانہ طور پر اس دنیا میں ظہور پذیر ہوا۔ اگرچہ وہ ازلی کلمہ اور دنیا اور کل مخلوقات کا مبدا تھا۔ تاہم وجود انسانی کو پہننے سے ظاہرہ طور پر وہ مثل دیگر بنی انسان کے ایک چھوٹا بچہ ہو کر ظاہر ہوا جس میں تمام کمال تھا۔ وہ گویا آپ کو خالی کر کے ظاہرا صورت میں عام انسانوں کی طرح نظر آیا۔ مگر فرشتے اس حقیقت سے واقف تھے اور وہ ایک بڑی جماعت میں خوشی کرتے اور حمد الٰہی کرتے دکھلائی دیئے اور غریب چرواہوں کو اس منجی جہاں کا مژدہ سنایا جنہوں نے جا کر دیکھا اور خوش ہوئے۔ اور دانا مجوسیوں نے بھی بڑی تلاش کے بعد دیدار حاصل کر کے اپنے ملک کا رستہ لیا۔ مگر مخالفوں نے جان ہلاک کرنے کی کوشش بلیغ کی مگر ناکامیاب رہے ملک کا بادشاہ ہی جان کا دشمن بن گیا مگر مدد غیبی سے اس مولود مقدس کی جان بچائی گئی۔ اور مخالفوں کے منصوبے پورے نہ ہو سکے اور وہ بچہ خدا اور آدمی کے پیار میں بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ بلوغت تک پہونچ گیا۔ اس کے بعد جبکہ وہ قوم یہود کے دستور کے مطابق دینی خدمت اٹھا سکتا تھا۔ نہایت مستعدی کے ساتھ دینی خدمت کو اختیار کر کے دن و رات نیکی کے تمام کاموں میں مشہور آفاق ہوا یہاں تک کہ تمام ملک میں غریبوں نے خوشخبری سنی اور مُردے بھی زندہ کئے گئے اور تمام لوگوں نے بچشم خود نہایت عجیب و غریب معجزات جو علانیہ طور سے شہروں تمام گاؤں میں دکھلائے جاتے تھے دیکھے اور گواہی دی کہ کام خدا کے ہیں اور بڑے بڑے قوم کے رئیسوں نے بھی اُس کی معجز نمائی کو دیکھا اور قایل ہوئے یہاں تک کہ سب دوست اور دشمن اُس کے عجیب کاموں کو دیکھ کر متعجب تھے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اُس کی عجیب تعلیم اور نصیحت کو جو وہ ہر موقعہ اور محل پر بے دھڑک کرتا تھا سنکر حیران ہو جاتے تھے اور قایل ہو کر کہتے تھے ایسا کلام کبھی نہیں سنا تھا اور اکثر معترض جو بڑے جوش سے اپنی سمجھ میں قابل گرفت اعتراض گھڑ کر لاتے۔ اُس کا جواب پاتے ہی بالکل لاجواب ہو جاتے اور سوا شرمندہ ہونے کے کوئی علاج نہ پاتے تھے اور محقق لوگ اُس کی نصیحت کو سنکر نہایت متمعن ہوتے تھے۔ غرض مخالف اور دوست ہر قسم کے لوگ دل سے اُس کے مداح تھے۔

چونکہ وہ شافی کا بڑا درجہ لیکر ظاہر ہوا تھا۔ ضرور تھا کہ وہ بڑے انوکھے اور تعجب انگیز کام کرتا جو اُس نے کر کے دکھلائے پر ساتھ ہی وہ نہایت اعلےٰ درجے کا ہمدرد اور رحیم تھا۔ ایسا کوئی تکلیف زدہ اُس کے پاس نہیں آیا جو تکلیف سے رہا ہو کر نہ گیا ہو حتی کہ اُس نے بھوکوں کو کھلایا۔ غمزدوں کو تسلی اور آرام دیا اور ہر قسم کے لوگوں سے ایسی خوش سلوکی سے پیش آیا کہ سب اُس کو دور دور سے ڈھونڈھ کر آتے تھے اور وہ سب کو حسب ضرورت تکلیفات سے رہائی دیکر خوش کرتا تھا اور نہ صرف یہ بلکہ روحانی تعلیم دینے میں وہ ہر وقت تیار تھا۔ اور جسمانی اور روحانی ہر دو طرح کی سخت اور مہلک امراض سے جن میں بنی انسان مبتلا ہیں خلاصی دینے کی ہر وقت کوشش کرتا تھا۔ انجیل مقدس کا مطالعہ کر کے دیکھو کر اُس کے ہر ایک کام میں نجات کا گویا بھید سر بستہ نظر آتا ہے اُس کی زندگی رفاہ عام کی خاطر تھی۔ وہ نیکی کرتا اور لوگوں کے ہر قسم کے دکھ





درد دور کرتا پھرتا تھا۔

مندرجہ بالا تمام کاموں کے علاوہ نجات کے بھاری کام کے متعلق ضرور تھا کہ وہ اپنی جان کو فدیہ میں دیتا۔ اور دنیا کے گناہوں کے بدلے اپنی جان کا کفارہ خدا کے عدل کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے گذرانتا اور یہ کام نہایت ضروری تھا کیونکہ اس کے بغیر نجات اور شفاعت ناممکن تھی۔ اسلئے وہ تمام نیکی کے کاموں کو پورا کرکے آخرکار کفارہ گذراننے کے لئے مصلوب ہوا اور اپنا بیش قیمت لہو بہایا اور نجات کے بڑے بھاری کام کو پورا کر دیا۔

اور جب وہ مصلوب ہو چکا تو کامل کفارہ دینے کے سبب سے نجات کا دروازہ بنی آدم کے لئے کھل گیا اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی۔ مگر یہ ضرور تھا کہ وہ غالب آنے کی دلیل کو عالم کے سامنے پیش کرے تاکہ سب جانیں اس لئے صاف لکھا ہے کہ زندہ ہونے کی دلیل سے وہ خدا کا بیٹا ثابت ہوا۔ اس سبب سے اُس کا زندہ ہونا ضرور تھا۔ اور وہ تیسرے دن مردوں میں سے زندہ ہو کر پھر دنیا کے روبرو آیا۔ اور ۴۰ روز تک اپنے شاگردوں کو وقتاً فوقتاً نظر آتا رہا اور اُس کے بعد نجات کے مژدہ کو تمام دنیا میں اعلان کرنیکا حکم دیکر آسمان پر صعود فرما گیا۔

اب ناظرین غور فرماویں کہ منجی و شافی خداوند یسوع مسیح جس کا ظہور جلیل دنیا میں ہوا۔ درحقیقت خدا کا ازلی کلمہ ہے اور جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ خدا کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہے پر مجسم ہو کر وہ ابن آدم بنا اور ہر قسم کا دکھ و تکلیف سہہ کر گنہگاروں کا درمیانی ہوا۔ اور کفارۂ حقیقی ہو کر مصلوب ہوا اور اب زندہ ہے۔ اور اب اس پر ایمان لانے سے ہمیشہ کی زندگی اور ابدی نجات مل سکتی ہے۔ اس نجات کی اصلی اور حقیقی الٰہی تجویز کے علاوہ اور دوسری کوئی تجویز ہو نہیں سکتی کیونکہ نجات کے لئے صرف یسوع کا ہی عجیب نام مقرر ہوا ہے جو ابتدائے عالم سے الٰہی انتظام نے مقرر کر دیا تھا اور اب آخری زمانے میں اُس کا ظہور ہوا ہے اور مبارک کیا ہو کہ نجات کے خواہاں مل کر خداوند یسوع مسیح کے ظہور اول یعنے اُس کے اس دنیا میں مجسم ہونے کے دن کی بحالی یاد کریں کیونکہ اگر وہ مجسم نہ ہوتا تو نجات ناممکن تھی اور ہلاکت ضروری ہوتی۔ پر اب مژدہ نجات بخش کے لئے جو اب تمام دنیا میں مشتہر کیا جاتا ہے نہایت خوشی کیساتھ اس موقعے کو خوشی مناتے ہوئے یاد کریں۔ اور حمد اور ستائش کے نعرے بلند کریں کیونکہ اس کا ظہور اول نجات کا باعث ہو۔

الراقم ۔ جے ۔ ایس

---

## ایک مسیحی باورچن کا مشنری ہو جانا

(مترجم ڈاکٹر ڈی۔ پٹیرس جنڈیالہ)

ڈاکٹر وربٹن صاحب ذیل کا قصہ بیان کرتے ہیں جو عام مسیحیوں کے لئے بہت مفید ہے اور جس سے یہ معلوم ہوگا کہ ٹریکٹ کے تقسیم کرنے سے اور کال پورٹروں کے کام سے از حد فائدہ ہو سکتا ہے۔

"تریادس سال کا عرصہ ہوا کہ میں شمال مغربی ورجینیا کے پہاڑوں کے ایک ضلع میں اپنی روحانی زندگی کو زیادہ عمیق کرنے کی خاطر تین دن تک کام کرتا رہا۔ لوگ بہت غریب تھے۔ مگر صاف بیداغ زندگی بسر کرتے تھے مجھکو ایک کنبہ نے جو صرف تین کمرہ والے مکان میں رہتا تھا اپنے ہاں ٹھہرایا۔ یہاں ایک شخص نے جس کو میں نے کنبہ کی لڑکی تصور کیا۔ اُسکے دلی شوق کو اُبھارا۔ جب میں نے اس لڑکی کا تذکرہ اس جگہ کے پادری صاحب سے کیا تو مجھکو ذیل کا بیان تبلایا گیا۔"

درحقیقت وہ اس تمام ملک میں نہایت مشہور لڑکی تھی اس نے اپنی عمر میں کبھی تین ماہ سے زیادہ تعلیم نہیں پائی۔ وہ گھر والوں کی بیٹی نہ تھی۔ بلکہ چار ڈالر (سولہ شلنگ آٹھ پنس) ماہوار پر نوکر تھی اس میں سے وہ ہر مہینہ ایک ڈالر اپنے گرجا میں دیتی تھی۔ (اور سب سے زیادہ چندہ دینے والی تھی) ایک ڈالر غیر ممالک کے مشن کو دیتی تھی۔ (اس میں بھی وہ سب سے بڑھکر چندہ دینے والی تھی) دو ڈالر وہ اپنے کنبہ کو دیتی تھی کیونکہ اُس کا پدر بہت غریب تھا۔ اور کنبہ زیادہ تھا۔ بہت رات تک بیٹھکر اور سخت محنت کرکے اپنے لباس وغیرہ کا انتظام کرتی تھی

جس کمرہ میں میں رہا وہ اُسی لڑکی کا کمرہ تھا۔ اور وہاں میں نے لڑکی کی بائبل پڑی دیکھی اُس کے ہر صفحہ پر نشان لگے تھے۔ اور تقریباً ہر ایک آیت پر مگر مرقس کی انجیل کے ۱۶ باب اور ۱۵ آیت میں اُس کی زندگی کا بھید پایا گیا جہاں اُس نے اپنی دانست میں اپنی زندگی کے راز کو معلوم کر لیا جس میں یہ مرقوم تھا کہ تمام دنیا میں جاؤ۔ وغیرہ کے بالمقابل پختہ صاف خط میں لکھا ہوا تھا۔ کاش اگر مجھ سے یہ ہو سکتا۔

مینے معلوم کیا کہ اُسکو اُس کی تقلید کرنی چاہئے اور چنانچہ اُس نے لڑکی سے اُس کی نسبت تذکرہ کیا جس پر وہ رونے لگی۔ اُس نے کہا کہ رو مت بلکہ اس کا فیصلہ کرو۔ مگر رونا بند نہ ہوا۔ اور جب اُس کو رونے سے بند کرانے کی کوشش کیگئی تو لڑکی نے اپنی سرگذشت یوں سنائی۔

چودہ سال کی عمر میں وہ ایک مجلس میں گئی اور وہ گھر پہونچی تو اُس نے وہاں ایک رسالہ دیکھا جس کا نام چین کا بلاوا۔ انجیل کے لئے تھا کسی شخص کو اس کا کوئی علم نہ تھا کہ وہ کہاں سے آیا۔ کون اُسے لایا۔ اور کب سے وہاں پڑا تھا۔ تاہم یہ وہی تھا جس نے اُس کی کل آئندہ زندگی کی شکل قائم کر دی۔

اس لڑکی نے ڈاکٹر وربٹن کو وہ درخت دکھایا۔ جہاں دس سال سے خدا سے اپنی چین پہونچائے جانے کے لئے دعا مانگی تھی۔

لیکن اس میں حال ہی میں ایک بھاری تبدیلی ہوگئی تھی۔ ڈاکٹر روٹن کے آنے کے ٹھیک دو ہفتہ پیشتر وہ اس نتیجہ پر پہونچی تھی کہ اُس نے خدا کے منشا کو اپنے لئے غلط سمجھا ہے اور کہ خدا کا منشا اُس کے لئے یہ تھا کہ اُس کو خدا کی خاطر باورچی خانے میں ایک مشنری بنادے۔ ایک دم اُس کی دعا یہ ہوگئی کہ مجھ کو خواہش مند کر میں تیرے لئے باورچی خانے ہی میں مشنری ہوجاؤں اُس نے بتلایا کہ کس طرح خداوند نے اُس کی دعا کا جواب دیا۔ لیکن اب ڈاکٹر روٹن کی وعظ نے پُرانے شوق کو حد سے زیادہ مضبوط کردیا تھا۔ اس لڑکی نے کہا کہ میں اس قدر مصیبت زدہ رہی ہوں کہ میری قریب قریب خواہش ہے۔ کہ آپ نہ آتے اُس نے جواب میں کہا کہ اسے فوراً میرے ساتھ ہی چلے آنا چاہئے۔ اور تعلیم حاصل کرنی چاہئے اسکو سخت یقین تھا کہ خدا نے مجھ کو اپنے ایک برگزیدہ خادم کو سچے راستے میں مدد کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ کہ جس طرح ہوسکے میں اُس کی مدد کروں۔ خواہ اپنے کپڑے ہی کیوں نہ بیچنے پڑیں۔ چند دنوں میں وہ لڑکی میرے پیچھے اٹلانٹک چلی آئی۔ اُس کے لوگوں نے اُس کی اپیل کی اس لڑکی کو ہزار میل کے فاصلے پر برکلن میں تعلیم کی خاطر بھیجا گیا اور اخیر میں وہ کل طالب علموں میں اوّل نکلی سات سال تک اُسنے چین میں بہت اچھا کام کیا اب رخصت لیکر وطن کو آئی۔ (اور اب حال ہی میں وہ اپنی خدمات پر دوسری مرتبہ آئی ہوئی ہے) اس میں خاص طور پر توجہ کے لائق یہ بات ہو۔ کہ دس سال تک اُس نے ایک بڑی بات کی خواہش کی تب اُسے چھوٹی بات کو قبول کرنے کے لئے رضامند ہونا پڑا یعنی اس تنگ مکان میں خدا کی خاطر ایک باورچن ہوکر جھکتی تھی اور جونہی وہ اس نقطہ پر پہونچی۔ خدا نے خود اُسے چین کو بھیجا۔ جو شخص فروتنی کرتا ہے۔ وہی مرتبہ حاصل کریگا۔

---

## ابھی فرصت ہی میں فیصلہ کرلیں

---

جیسا کہ کلام میں آیا ہے۔ ہم سب کو ضرور ہے کہ مسیح کے مسند عدالت کے آگے حاضر ہوویں۔ تاکہ ہر ایک جو کچھ اُس نے بدن میں ہوکر کیا ہے کیا بھلا کیا بُرا موافق اُس کے پاوے۔

ناظرین اس سے پہلے کہ قاضی مطلق یہ سوال کرے کہ میری عدالت سے پہلے تم نے مجھ سے اور میری شریعت سے واقفیت حاصل کی ہے . . . .

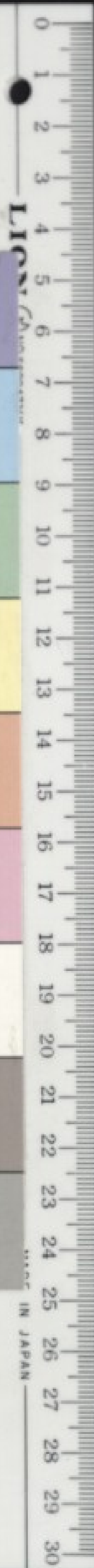
تو آپ کیا جواب دیں گے۔

رومی حاکم عالی نے جب ایک غریب خیمہ دوز واعظ سے راستبازی اور آئندہ عدالت کا بیان سُنا۔ تو اُسکی تمیز نے تو اُس کو خائف بنایا۔ مگر وہ فیصلہ نہ کرسکا اس لئے کہ دنیا نے اُس کو فرصت نہ دی۔ اس وعدے پر کہ فرصت پاکر تجھے پھر بلواؤنگا۔ ملتوی رکھا۔ مگر وقت جلد آگیا۔ جبکہ وہ زیادہ ملتوی نہ کرسکا

اس وقت ہم سب اپنے دل کے حاکم ہیں ہماری تمیز ایسی خوفناک عدالت کا تذکرہ سنتا نہیں چاہتی خدا کی مہربانی اور برداشت اور مہلت کو حقیر جانتی ہے۔ کلام میں آیا ہے کہ خدا کی مہربانی اس مقصد سے ہے۔ کہ توبہ کی طرف مائل ہوجاویں۔ اور اُس دن کی خاطر جس میں قہر اور خدا کی عدالت حق ظاہر ہو۔ اپنے لئے غضب نہ جمع کریں۔ خدا بڑا مہربان اور اُس کے پاس نیکی کی کثرت ہے۔ لیکن گنہگار انسان کو اختیار ہے کہ اپنے واسطے غضب کا ذخیرہ جمع کرے جب ہم باز نہ آویں تو آخرکار خدا کی مہربانی اور برداشت اور محبت جاتی رہیگی۔ مائل ہوجانے کا مطلب یہ نہیں کہ خدا زبردستی سے کسی کو اپنے طرف کھینچ لے۔ بلکہ اُس کی محبت یہ ہے کہ جو لوگ خوشی سے اُس کی طرف آنا چاہتے ہیں وہ آویں۔ ہمیں چاہئے کہ اچھے کام کرنے میں دیری اور سستی نہ کریں خداوند اپنے وعدوں کی بابت سستی نہیں کرتا جیسا بعضے سمجھتے ہیں پر اسلئے ہماری بابت صبر کرتا ہے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ چاہتا ہے کہ توبہ کریں۔ بلحاظ اسکہ تم جانتے ہو کہ جو کوئی اچھا کام کریگا کیا غلام کیا آزاد خداوند سے ویسا ہی پاویگا۔ یہ وہ جو بُرا کرتا ہے اپنے کئے کے موافق بُرائی کا اویگا۔ اور کسی کی طرفداری نہیں۔ رسول فرماتے ہیں کہ خدا یہودی اور یونانی دونوں کے ساتھ یکساں انصاف سے عمل کریگا کسی کی رورعایت نہ ہوگی۔ اگر گناہ سے پرہیز نہیں کی ہے تو چاہے یہودی ہو یا غیر قوم دونو صورت میں قابل سزا ہے جو کہ روز عدالت تکمیل پاوے گی۔ یعنے تمام پوشیدہ خیالات اور کلمات اور افعال جو انسان کے اوصاف اور احوال دین کی تاریخ میں گناہ و بدی دل میں یا اندھیرے میں چھپ سکتی ہو۔ لیکن مسیح کے اس خوفناک دن میں سب باتیں کھل جاوینگی اور ہر ایک زبان خدا کے سامنے اقرار کریگی۔

زمانہ حال کے مسرت آمیز خیالات اکثر لوگوں میں پائے جاتے اور وقت کو غنیمت نہ سمجھکر فیصلہ کرنے میں پہلوتہی کرتے بلکہ یہ خیال ہی فراموش کردیتے ہیں کہ وہ گھڑی جلد آ پہونچیگی جبکہ یہ تمام اشیا اور اشخاص جن کی خاطر عاقبت کا فیصلہ کرنا ملتوی رکھا گیا بلکہ بازرہے ہیں چھوڑ جاوینگے پیارے ناظرین اب آپ کے پاس یہ موقع اور فرصت ہے کہ خدا اور اس کے مکاشفے کی حقیقت دریافت کر کے بہت جلد فیصلہ کرلیں

دورے کے آخری وقت شاہ حبیب کے میلہ میں جب ہم وعظ کر رہے تھے۔ ایک صاحب محمّدی شریف شکل علاقہ ناروول کے رہنے والے تعلیم یافتہ بغور سنتے رہے اُن کی تقریر سے معلوم ہوا وہ اکثر اسی میلہ میں پادری میاں صادق صاحب سے مگر گفتگو بھی کرتے رہے ہیں جب میں نے اپنی وعظ ختم



کرکے میلہ کے دوسری جانب کا قصد کیا تو مقابل میں انگریزی سنجیدگی سے تثلیث والہام اور کہ مسیح کیا دنیا کا کفارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کچھ عرصہ تک گفتگو کرنے کے بعد بڑے شوق سے ہاتھ ملاتے ہوئے یہ کہکر کہ انشاءاللہ تعالیٰ پھر موقعہ ملیگا اور بات چیت کریں گے رخصت ہوئے۔

ناظرین اسی طرح ہمارا حال نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اپنی تمیز کی شہادت پر تائب ہوکر اور خدا کے کلام کا شفقے پر غور کرکے ایمان کے ذریعہ عمل میں کوشش کریں بیجانکے کہ کل درست ایمان خدا کے فضل سے مقبول عمل ہیں اور کل سچے اعمال ایمان کے مقبول کام ہیں۔ تب بہت جلد فیصلہ ہوجاویگا۔ خداوند ایسی ہی توفیق عنایت کرے آمین

نجیب اللہ اجنالہ

---

## غزل
## پاک مولود

(۱) دیکھو نظر اٹھاکر محبوب آرہا ہے۔
مژدہ نجات کا کل سب کو سنا رہا ہے

(۲) صد شکر ہو خدایا تو نے یہ دن دکھایا
اہل سبا خوش ہو گھر گھر خوشیاں منا رہا ہے

(۳) عرش و زمیں پہ تیری آمد کی دھوم بھاری
نظمیں سنا کوئی غزلیں بنا رہا ہے۔

(۴) عیسیٰ کے بر تہنیت پر پھولے نہیں سماتے
چھوٹا بڑا خوشی سے گھر کو سجا رہا ہے

(۵) کوئی تو کارڈ تصویر دیتا ہے دوستوں کو
پیارو کو اپنے کوئی لکھ کر بلا رہا ہے۔

(۶) پچیسویں دسمبر بنکر سب سے ملتے۔
اے سیپی کرسمس ٹوئیو لکھکر سنا رہا ہے

(۷) لکھ دے تیری عیسیٰ دل باغ باغ اپنا۔ ٹوہوک سنا پہ گل غزلیں اڑا رہا ہے

## دیگر گیت راگ سہرہ

شادی مبارک بنے کو رنگ بھری بہار
آمد عیسےٰ مسیح کو رنگ بھری بہار

آج راحت کی گھڑی
آئی ہے نجات بڑی
چار سو چل ہے پڑی
قسمت ہماری ہے لڑی
رنگ بھری بہار

خوب روشن ہے فلک    بانی چرواہوں نے جھلک۔
گاتے ہیں سب مل کے ملک    گنگنے سوتوں کے پلک
رنگ بھری بہار

آمد عیسےٰ کی غرض۔ ✤    دور ہو عصیاں کا مرض
ہے فقط گل کی یہ عرض    مان لو ہے سب کا فرض۔
رنگ بھری بہار

خادم محبوب مسیح گل سیاہ نو بہار

---

## غزل

(۱) بتا آج دنیا میں عزیز و کون آیا ہے
محبت کا جو ہم سب کے لئے پیغام لایا ہے

(۲) خداوند نے ہے کی ہم پر تطراب اپنی رحمت ہو
دیا فرزند اپنا ہم کو جس سے میل پایا ہے

(۳) تیری اس مہر و الفت کے خدایا ہیں بہت شاکر
لعین شیطان کے پنجے سے تونے جو چھڑایا ہے

(۴) تیری حمد و ثنا و شکر کب ہم سے ادا ہووے
کہ ہم ڈوبے ہوؤں کو پار توہی نے لگایا ہے

(۵) مسیح میں شادماں رہتے گیا ہے اے خدا ہم کو
تیرا خادم سر آنکھوں سے تجھ خوش ہوکے آیا ہے

راقم فرنگ نجم الدین تخم تلمیذ حضرت واعظ از دیرہ غازیخاں

## غزل پیدائش

(۱) خدا کی حمد ہو عیسےٰ جہاں میں آج آیا ہے۔
تولد ہو کے مریم سے یہاں تشریف لایا ہے۔

(۲) ہوا یا مژدہ گڈریوں کو فرشتوں نے مسیحا کا
آسماں پر تب مبارک باد کا اک گیت گایا ہے

(۳) خوشی سے گاؤ سب ملکر بجاؤ شادیانے اب
مبارک ہو خدا جس نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے۔

(۴) خدا کی حمد ہو پیارو کہ اپنے فضل کامل سے
گناہگاروں کو عیسےٰ کے کفارہ سے بچایا ہے

(۵) اسر می جو لاش لاذر کی تربیں چار دن کی تھی۔
اُسے عیسیٰ نے قدرت سے پکارا اور جلایا ہے

(۶) حقیقی نور عیسیٰ ہے کیا روشن جہاں جسنے
اندھیرے کو مٹاکر زور شیطاں کا گھٹایا ہے

(۷) خدا کی حمد کرا ے خاک جب تک زندگی تجھ میں
کہ تجھ کو بندہ عصیاں سے مسیحا نے چھڑایا ہے۔

---

## غزل
## پاک مولود ابن موعود

کرو توبہ گناہوں سے نجات عالم میں آئی ہے
یہ بخشش بے بہا انکے فضل سے مفت پائی ہے

کیا تھا وعدہ جو رب نے ہمارے بابا آدم سے
نسل عورت سے ہوویگا گناہ کی جو دوائی ہے

وہ عین الوقت پر آیا ہماری مخلصی لایا۔ ✤
کہ جس کی خبر پہلے ہی سے نبیوں نے سنائی ہے

عجب یہ وقت راحت کا بیاں کرنے سے باہر ہے
فرشتوں نے بھی ملکر عرش پر نوبت بجائی ہے

چلو ملکر عبادت کو کرو حمد و ثنا رب کی    مسیح کے بر تہنیت میں غزل گل نے بنائی ہے

## بڑا دن مبارک ہو

کس کی آمد کی انتظاری ہے ۔ منتظر جس کی خلق ساری ہے
بلبلیں شور کر رہی ہیں کیوں ؟ ۔ آمدِ فصلِ نو بہاری ہے
کون ہے جس کی سینہ زوری ہے ۔ دلِ شیطاں پہ زخم کاری ہے
ہو گیا بند نغمۂ سحری ۔ گنگ گیا دفر حواری ہے
یا صمد رب اعلے و اکرا ۔ تیری قدرت کا بھید بھاری ہے
اپنے فضل و کرم سے اے پیارے ۔ تو نے بخشی یہ جان جاری ہے

تیرے تائب کو یا مسیح تیری
بس تمنائے دست داری ہے

# انتخاب الاخبار

## انتظامی اصلاحوں کا اعلان

### نہایت فیاضانہ عطیّہ

لارڈ مورلے نے ۱۷ ماہ حال کو ہوس آف لارڈز میں اصلاحی سکیم کو جس کا عرصہ دراز سے انتظار تھا ظاہر کر دیا ہے ساتھ ہی وہ خط و کتابت جو اس کے متعلق گورنمنٹ ہند اور سکرٹری آف سٹیٹ کے مابین ہوئی ہندوستان میں بھی شائع ہو گئی ہے۔ گورنمنٹ ہند کی دو ایک تجویزوں سے اختلاف کر کے باقی تمام تجاویز لارڈ مورلے نے منظور کر لی ہیں جن پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کیسی نیک نیتی اور فیاضی کے ساتھ رعایا کو انتظام ملک میں حصّہ دینا تجویز کیا گیا ہے۔ اگرچہ ابھی بہت سے مرحلے طے ہونے باقی ہیں۔ یعنے دونوں پارلیمنٹوں کی منظوری اور پھر قواعد و ضوابط کا بنایا جانا اور لوکل گورنمنٹوں کی رائے لینا اس کے بعد کہیں عملدرآمد ہوگا جس کے لئے شاید کم سے کم ایک سال کا عرصہ درکار ہوگا لیکن ایک اصول توطے ہو گیا اور بنیاد تو پڑ گئی۔

ہندوستان کے تمام اخبارات اور اہل الرائے اور پولیٹیکل لیڈروں نے لارڈ مورلے کی سکیم کو شکر گذاری اور اطمینان کی نظر سے دیکھا ہے اور تمام تعلیم یافتہ سوسائیٹی نے دا ایکسٹریمیسٹوں کا ذکر نہیں اس پر خوشی ظاہر کی ہے بلکہ بعض کی یہ رائے ہے کہ یہ رعائتیں اُمید سے بڑھکر ہیں

اب ہم ناظرین کو زیادہ انتظار میں نہ رکھکر اصلی مطلب ان اصلاحوں کا مجملاً بیان کر دیتے ہیں تاکہ یہ جلدی سے معلوم ہو جائے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنی ہندوستانی رعایا کو کیسی اعلےٰ نعمت عطا کی ہے جس کی قدر کرنا ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے تجاویز کا لب و لباب یہ ہے جن کو نمبروار لکھتے ہیں۔

(۱) ہر بڑے صوبہ میں کارکن کونسل بنائی جائیگی۔

(۲) گورنمنٹ ہند اور بمبئی اور مدراس کارکن کونسلوں میں کم سے کم ممبر ایک ایک ہندوستانی ہوگا۔

(۳) امپیریل اور پراونشل یعنی لیجسلیٹو کونسلوں میں ممبروں کی تعداد بڑھائی جائیگی اور غیر سرکاری ممبروں کے اختیارات میں اضافہ ہوگا۔

(۴) ان ممبروں کو ریزولیوشن پیش کرنے بجٹ کی رقوم پر بحث کرنے اور پارلیمنٹ کی طرح سوال در سوال کرنے کا اختیار ہوگا اور ہمارے خیال میں بجٹ پر بحث کرنا اور ووٹ دینا اور سوال در سوال کرنیکا حق بہت ہی بڑی رعایت ہے جو اہل ہند کو دی گئی ہے گویا کہ سیلف گورنمنٹ کے میدان میں یہ پہلا قدم ہے اگرچہ امپیریل کونسل میں سرکاری حصہ زیادہ ہوگا۔ مگر پراونشل کونسلوں میں سرکاری ممبروں کی تعداد زیادہ نہ ہوگی۔

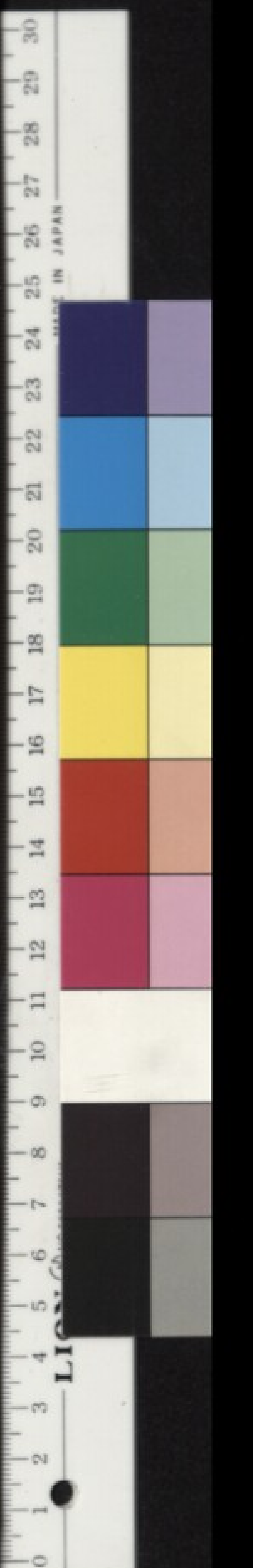
(۵) لوکل سیلف گورنمنٹ یعنے میونسپل کمیٹیوں اور لوکل بورڈوں کا انتظام تمام و کمال رعایا کے قائمقاموں کے ہاتھ میں ہوگا اور غالباً ڈپٹی کمشنر کمیٹیوں کے پریسیڈنٹ نہ ہوا کریں گے۔ اس اصلاح کی نسبت لارڈ مورلے نے اپنے مراسلہ میں اشارہ کیا ہے مگر اُس کی نسبت شاہی کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد کچھ اصول قرار دیئے جائیں گے۔

### لارڈ مورلے کی تقریر

ہوس آف لارڈز میں ۱۷ دسمبر کی رات کو جبکہ لارڈ مورلے نے ہندوستان کی انتظامی سکیم پیش کرتے ہوئے تقریر کی تو اس وقت ہوس کی گیلریوں میں لوگوں کا بہت ہجوم تھا جس میں بہت سے ہندوستانی بھی شامل تھے لارڈ مورلے نے کامل ایک گھنٹہ تک تقریر کی ہز لارڈشپ نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ اس سکیم کے پیش کرنے میں اس خیال سے دیر کی گئی ہے کہ پارلیمنٹ کو بحث کرنے کا موقع نہ ملے اول تو کاغذات کے دیکھے بغیر مباحثہ فضول ہوتا۔ دوسرے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ ہندوستان کے اہل الرائے ان تجاویز کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں یہاں اس پر غور کرنا بے سود ہوتا۔ تیسرے اگر یہاں پہلے مباحثہ ہوتا تو ہندوستان کی عام رائے میں غلط فہمی پیدا ہونیکا اندیشہ تھا آپنے فرمایا برطانیہ اعظم اور ہندوستان کے تعلقات کی تاریخ میں ایک نہایت ضروری باب کھولنے کو ہوں۔ اول یہ تجویز تھی کہ ایک پارلیمنٹری کمیٹی قائم کی جائے لیکن اس میں نقص معلوم ہوئے اس لئے گورنمنٹ ہند کی صلاح لیکر ایک شاہی کمیشن مقرر کی جو فروری یا مارچ میں رپورٹ پیش کریگی۔

### موجودہ مشکلات

بد قسمتی سے تاخیر کی وجہ سے ہندوستان کا مطلع کچھ صاف نہیں ہوا۔ تاہم اسے اصلیت سے زیادہ تاریک نہ کرنا چاہئے۔ ہم کو ہندوستان کی مشکلات کو بڑے غور سے حل کرنا چاہئے۔ لارڈ منٹو نے بڑے ٹھنڈے دل سے کام کیا ہے لارڈ





ممدوح نے فرمایا کہ ہندوستان سے ایک معزز دوست نے ہم کو چٹھی میں لکھا ہے کہ انارکسٹوں کی تعداد قلیل مگر وہ انتہائی درجہ تک کارروائی کرنے کو آمادہ معلوم ہوتے ہیں غدر کا خوف نہیں ہے لیکن اگر قتل و خوں ریزی کی وارداتیں ہوتی رہیں تو پریشانی پیدا ہوگی اور خطرہ بڑھ جائیگا۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے کہ ان جرایم کا فی الفور سدباب ہو جائے لیکن آثار پائے جاتے ہیں کہ دیسی لوگ خود خوف زدہ ہوکر گورنمنٹ ہند کی اعانت پر تیار ہو گئے ہیں

## سخت تجاویز کی ضرورت

لارڈ مورلے نے کہا کہ گورنمنٹ ہند حال میں ایک سخت مسودہ قانون پاس کرنے پر مجبور ہوئی ہے جس کی ضرورت سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ انڈیا آفس سے میرے تعلق کے آغاز میں مجھ پر قانون جلاوطنی ۱۸۱۸ء کی تنسیخ کے لئے زور ڈالا گیا تھا۔ جسے میں نے نامنظور کر دیا۔ ہز لارڈشپ نے دو طریقوں کو حماقتانہ بتایا۔ اول تو یہ کہ ہندوستانی معاملات کو ایسا خیال کرنا کہ گویا وہ گریٹ برٹن میں واقع ہوئے ہیں دوئم کچھ آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دینا یہ دونوں راستے تباہی کی طرف لیجاتے ہیں سرسری تحقیقات کو آپ نے نظر بحالت موجودہ لازمی ٹھہرایا۔ گورنمنٹ انارکسٹانہ جرائم میں معمولی طرز تحقیقات کو ترک کرنے پر مجبور ہوئی ہے اسی طرح قانون ۱۸۱۸ء پر بھی اُسے جبراً و قہراً عملدرآمد کرنا پڑا ہے جو شخص جرایم مذکور کی فہرست پر نظر ڈالیگا وہ کبھی سرسری تحقیقات کی ضرورت سے اختلاف نہ کریگا ایسے پرحوادث ایام میں بھی ہم نے اصلاحات کے عزم کو مطلق سرد نہیں ہونے دیا کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اصلاحات مذکور انارکسٹانہ جرائم اور شورش سے ڈر کر عمل میں لائی گئی ہیں۔ بلکہ محض اپنی اتو اپ کے پاس استادہ ہونا ہے ہمیں یقین ہے کہ اہل مشرق ہمیشہ مہربانی کو خوف کا نتیجہ تصور کرکے غلطی کے مرتکب ہوتے ہوں

## دو راستے

ہمارے سامنے دو راستے کشادہ ہیں یا تو ہم اصلاح کو روک دیں۔ یا جاری کریں۔ لیکن کمزوری کا نشان کیا ہوگا۔ آیا باوجود ہم کے گولوں کے اپنی پولیسی پر قائم رہنا یا کہ ہم کے گولوں اور قتل و خونریزی سے خوف زدہ ہوکر اصلاح کو ترک کر دینا۔ اگر گورنمنٹ نے اصلاح کو چھوڑ دیا تو سب سے زیادہ خوش ایکسٹریمسٹ لوگ ہونگے یا وہ لوگ جنکو کسی طرح بھی رضامند کرنا ناممکن ہے ہند کے متعلق اعلیٰ واقفیت رکھنے والے لوگ اصلاح کے نام پر سر ہلاتے ہیں لیکن اتنا وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک جگہ کھڑے رہنا ناممکن ہے اگر اخبارات کی آزادی چھین لی گئی تو معاملہ ختم نہیں ہو جائیگا سپر ہم کو مدرسے اور کالج بند کرنے ہونگے اور نامناسب کتابوں کے چھاپنے کی ممانعت کرنی ہوگی اور جب اس حکمت عملی پر عمل ہونے لگا تو ہم ہندوستان کو تاج کا سب سے چمکدار ہیرا نہ کہہ سکیں گے بلکہ بالکل صم بکم اور بے جان ہندوستان رہجائیگا۔ کوئی انگلش پارلیمنٹ ایسی تجویز منظور نہیں کر سکتی ہے اور سب سے آخری شخص جو یہ تجویز منظور کرے لارڈ مورلے ہونگے۔

## سکیم اصلاحات

سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے کہا کہ موجودہ سکیم اصلاحات کی نسبت وہ ۱۸۹۱ء کے مسلمہ اصول اور لارڈ ولینسڈون و لارڈ رپن کے خیالات کے مطابق کاربند ہوئے ہیں ہندوستان میں سکیم مذکور جس دانائی و صبر سے مرتب کی گئی ہے اُس پر اُمید ہے کہ ہوس کو اطمینان ہوگا گو کچھ اختلافات بھی پیدا ہوئے اور ہندوستان نے سکیم کے بعض حصص کو ترک کر دیا۔ سرکاری مجارٹی کی نسبت ہز لارڈشپ نے کہا۔ اگرچہ گورنمنٹ ہند اس مجارٹی کو ترک کرنے پر آمادہ تھی لیکن امپیریل گورنمنٹ وائسرائے باجلاس کونسل کو اس سے محروم کرنا نہیں چاہتی ہندوستان پالیمنٹری سسٹم کی موزونیت سے مجھے اتفاق نہیں"!

## ایگزکٹو کونسلوں میں ہندوستانی

ہز لارڈشپ نے کہا کہ وائسرائے کی ایگزکٹو کونسل میں کسی ہندوستانی ممبر کی عدم موجودگی اب اعتراض سے مبرا نہیں ہو سکتی اگر کوئی اسامی خالی ہوئی تو ہم ملک معظم کو مشورہ دینگے کہ اس پر کسی ہندوستانی کا تقرر عمل میں لایا جائے یہ ایک عجیب بات ہے کہ لارڈ منٹو اور مجھ جیسے دو مختلف اشخاص اس بارے میں باہم متفق ہیں ہز لارڈشپ نے اُس کامیابی کا ذکر کیا جو انڈیا کونسل میں دو ہندوستانیوں کے تقرر سے حاصل ہوئی ہے۔ اپنے ہم جلیسوں سے ان کے اتفاق و اتحاد میں فرق نہیں آیا اور ان کا کام نہایت عمدہ ہے ہم تحریک کرتے ہیں کہ بمبئی و مدراس کی اگزیکٹو کونسلوں کے ممبروں کی تعداد المضاعف کئے جانے کے اختیارات حاصل کریں اور ان میں کم از کم ایک ایک ہندوستانی ممبر مامور کیا جائے زیادہ عرصہ گذرنے سے پیشتر مجھے اُمید ہے کہ چار دیگر صوبہ جات میں اسی قسم کی کونسلیں قائم ہو جائینگی۔ صاحب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ہندوستانیوں کی زوال پذیری اُن کے گوسفند سلیم ہونے جو روئے دنیا میں تمام ممالک سے زیادہ سہولیت سے حکومت کی جا سکتی ہے۔ ان کی محنت و جفاکشی۔ ہوشمندی و تیز فہمی کی مسٹر جان برائیٹ کے الفاظ میں تعریف کی جو انہوں نے ۱۸۵۸ء میں اپنی تقریر میں کہے تھے اور انہیں بغیر گڈریہ کے بھیڑوں سے تشبیہ دی تھی۔ آخر میں ہز لارڈشپ نے کہا کہ ہندوستان ایک انقلاب کی حالت میں ہے اور بتدریج ترقی کر رہا ہے اس راہ میں دانشمندی۔ ہمدردی اور ٹیکنیکل دانائی سے ان کی رہنمائی کرنا ایک شاندار و شریف کام ہے

## لارڈ لینسڈون اور لارڈ میکڈانل

لارڈ مورلے کی تقریر کے بعد لارڈ لینسڈون نے بیان کیا کہ سخت قوانین جو پاس کئے گئے ہیں وہ کافی مضبوط نہیں ہیں اُنہوں نے صوبہ جات کی کونسلوں کی مجوزہ اصلاحوں میں سے بعض کو پسند کیا بعض پر اعتراض کیا اور پارلیمنٹ میں مباحثہ ہوئے

بنیرو ڈفیسرائے کی کارکن کونسل میں دیسی ممبر کی تقرری اور لیجسلیٹو کونسلوں میں دیسی ممبروں کے اضافہ کی تجویز پر اعتراض کیا لارڈ میکڈانل نے فرمایا کہ بنگال بحالت موجودہ کونسل کے لائق نہیں ہے اور کہا کہ تقسیم بنگال ایسی ہی بھاری غلطی تھی کہ ایسی غلطی آجتک ہندوستان میں کوئی نہیں کی گئی۔

## کونسلوں کی توسیع

گورنمنٹ ہند کی تجویز کے موافق امپریل

لیجسلیٹو کونسل میں ممبروں کی تعداد ۶۲ ہوگی بحسب ذیل تفصیل:- منصب کی حیثیت سے نفٹنٹ گورنر بنگال (جب کونسل شملہ پر ہو) نفٹنٹ گورنر پنجاب ا کمانڈر انچیف ممبران ایگزیکٹو کونسل ۶۔ ایڈیشنل ممبر (۱) افسران قائمقامان صوبجات ۸ (۲) نامزد شدہ ممبر ۱۷ جن میں سے سرکاری ممبر ۱۵ سے زیادہ نہونگے۔ اور غیر سرکاری ممبر کم تعداد جماعتوں یا کسی علم کے ماہر ہونگے (۳) منتخب شدہ ممبر ۲۸ پراونشل لیجسلیٹو کونسل کی جانب سے ۱۲ یعنے مدراس بمبئی بنگال صوبجات متحدہ سے دو۔ دو اور پنجاب برہما آسام مشرقی بنگال۔ ممالک متوسط سے ایک ایک مدراس بمبئی بنگال مشرقی بنگال و آسام اور ممالک متوسط کے زمینداروں کے قائمقام ۵۔ (۴) مسلمانان بنگال مشرقی بنگال و آسام صوبجات متحدہ پنجاب۔ اور باری باری سے مدراس و بمبئی کے قائمقام ۵۔ کلکتہ اور بمبئی کی چیمبر آف کمرس کے قائمقام ۲۔ (۶) ہندوستانی تاجروں کے قائمقام ۲۔ کل تعداد ۶۲ معہ وائسرائے ۶۳۔

پراونشل کونسلوں میں مدراس بنگال بمبئی کے لئے ۴۶۔ ۴۶ ممبر اور مشرقی بنگال و آسام کے لئے ۴۲ پنجاب کے لئے ۲۵ برہما کے لئے ۱۶ ممبر قرار پائے ہیں۔

مدراس میں منصب کے لحاظ سے ایگزکٹو کونسل کے ممبر ۲۔ ایڈووکیٹ جنرل ایک ایڈیشنل ممبر نامزد شدہ ۲۳ جن میں سے سرکاری ۲۰ سے زیادہ نہ ہونگے اور غیر سرکاری میں خاص خاص جماعتوں کے قائمقام یا ماہرین فن ہونگے بذریعہ انتخاب ۱۹ منتخب کئے جائیں گے اس طرح سے کہ مدراس میونسپلٹی ایک۔ یونیورسٹی ایک میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈوں سے جو ۸ گروہوں میں منقسم ہونگے ۸ زمینداروں کی طرف سے ۳ کاشتکاروں کی طرف سے۔ مسلمانوں کی جانب سے دو چیمبر آف کمرس ایک ہندوستانی تاجران ایک میزان ۱۹ معہ گورنر ۴۶

بنگال میں ۲۰ ممبر نامزدگی سے جن میں سرکاری ۱۷ سے زیادہ نہونگے ۳ غیر سرکاری ممبروں میں کم آبادی کی جماعتوں یا کسی خاص فن کے ماہر ہونگے۔

انتخاب کے ذریعہ ۲۰ ممبر مقرر کئے جائیں گے اس طرح سے کہ کلکتہ کارپوریشن ایک میونسپلٹیوں کے قائمقام ۲ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ۲۔ یونیورسٹی کے ایک زمینداروں کے ۴۔ کاشتکاروں کا ایک مسلمانوں کے ۴ بنگال چیمبر آف کمرس ایک کلکتہ ٹریڈس ایسوسی ایشن ایک۔ ہندوستانی تاجران ایک کل ۴۴ معہ لفٹننٹ گورنر ۴۶۔

بمبئی کے منصب کے لحاظ سے ممبران ایگزکٹو کونسل ۲۔ ایڈووکیٹ جنرل ایک نامزد شدہ ۲۳ جن میں سرکاری ۲۰ سے زیادہ نہوں گے غیر سرکاری میں خاص خاص فوائد کے قائمقام ہونگے۔

انتخاب کے ذریعہ ۲۱ اس طور سے کہ بمبئی کارپوریشن ایک میونسپلٹیوں کے قائمقام ۴ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ۴ یونیورسٹی کا ایک۔ زمینداروں کے ۳ مسلمانوں کے ۳ چیمبرز آف کمرس ۔ انجمن مالکان کارخانجات بمبئی ایک ہندوستانی تجاران ایک کل ۴۶ معہ گورنر ۴۷

مشرقی بنگال و آسام میں نامزدگی سے ۱۷ جن میں ۱۴ سے زیادہ سرکاری ممبر نہ ہونگے۔ انتخاب سے ۲۵ بہ تفصیل کہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے قائمقام ۸۔ زمینداروں کے ۴ مسلمانوں کے ۴ کاشتکاران چیاو ۲ کاشتکاران سن ایک۔ چاٹگام پورٹ ٹرسٹ ایک میزان ۴۲ معہ لفٹننٹ ۴۳

صوبجات متحدہ ۔ نامزدگی سے ۲۶ جن میں ۲۲ سے زیادہ سرکاری ممبر نہونگے۔ انتخاب سے ۱۹ بڑی بڑی میونسپلٹیوں کے قائمقام ۴ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور چھوٹی چھوٹی میونسپلٹیوں کے قائمقام ۵ الہ آباد یونیورسٹی ایک زمیندار ۴ مسلمان ۴ چیمبر آف کمرس کانپور ایک ہندوستانی تجاران ایک کل ۴۶ معہ نفٹننٹ گورنر ۴۷

پنجاب نامزدگی سے ۱۹ جن میں ۱۲ سے زیادہ سرکاری نہونگے غیر سرکاری ممبر مسلمان ہندو اور سکھ اور دیگر فوائد کے قائمقام ہونگے۔ انتخاب سے ۵ اس طور سے کہ انجمن تجاران ایک۔ پنجاب یونیورسٹی ایک۔ بڑے بڑے شہروں کے قائمقام یعنے دہلی لاہور امرتسر) ۳۔ کل ۲۴ معہ لفٹننٹ گورنر ۲۵

برہما نامزدگی سے سرکاری ممبر ۹ نامزد شدہ غیر سرکاری ممبر برہمی آبادی کے قائمقام ۴۔ ہندوستانی اور چینی تجارتی جماعتوں کے قائمقام ۲۔ دیگر فوائد کے قائمقام ۲ چیمبرز آف کمرس ایک کل ۱۶ معہ نفٹننٹ گورنر ۱۷۔ آرمی نیوز

## بیماریوں کی بھی کوئی حد ہے

ایک جرمنی کے حکیم نے دریافت کیا ہے کہ انسانی جسم میں گیارہ سو طرح کی بیماری ہو سکتی ہیں۔ صرف آنکھ ہی میں ۲۰۰ مختلف قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

## رسید زر

| | | |
|---|---|---|
| مس میری ہسلم | سنہ ۱۹۰۹ء | عہ |
| مسٹر وصرم سنگھ | " | ۸ر |
| پادری جارج لسبگو | اشتہار | ۷ |
| حسنر ڈیوڈ سنگھ | سنہ ۱۹۰۹ء | عہ ۸ر |
| پادری پورن مل | سنہ ۱۹۰۷و۸ | صہ |
| ڈاکٹر ٹامس مدراسی | سنہ ۱۹۰۸ء | عہ ۸ر |
| پادری ڈبلیو جے واگ | اشتہار | ۶ |

| | | |
|---|---|---|
| پادری سوہن لعل | سنہ ۱۹۰۹ء | عگر |
| دیوان اوتار چند | " | عگر |
| بابو گسیٹا سنگھ | سنہ ۱۹۰۸ء | عگر |
| مسٹر ٹی۔ نصیب علی | سنہ ۱۹۰۹ء | عگر |
| مستری دیوی دین | اشتہار | عہ |
| پادری اے۔ جی سالن | سنہ ۱۹۰۸ء | ے |
| پادری جے پورٹر | بقایا | صہ |
| پادری سی۔ مارش | اشتہار | عہ |
| اے۔ ایل۔ کلیلینڈ | " | عگر |
| پادری سی ڈبلیو فورمن | سنہ ۱۹۰۹ء | عہ |
| مسٹر بدر الدین | بقایا | ۵ |

## کولاٹانک

کولا طاقت بڑھاتا ہے زیادہ فکر محنت غم وبیماری خواہ تبدیل آب وہوا کیوجہ سے بدن کمزور ہوگیا ہو تو کولا کا استعمال کرو اس سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے کولا لام کو بڑھاتا ہے اس سے گھوڑے کی سواری پہاڑ پر چڑھائی کشتی کثرت ناچ گانا پڑھنا پڑھانا اور خیال وغیرہ کا موقعہ ہو کولا پیو۔ دم جلدی نہیں تھکیگا ہول دل۔ دھڑکن اور کلیجے کی کمزوری میں جہاں تھوڑے چلنے خواہ محنت میں دم بھر جاتا ہے کولا فائدہ کرتا ہے کولا کا ہلی کو ہٹاتا ہے جنکو اپنا کام خواہ کسی وجہ سے راتکو جاگنا پڑتا ہے انکو کولا پینا چاہئے اس سے رات کو جاگنے کی حرارت اور کمزوری نہیں ہوتی کولا شراب چھوڑانیکی دوا ہے شراب کے عیبوں کو دور کرنے میں کولا اکسیر ہے اگر شراب زیادہ پی ہو تو ایک خواہ دو پوری خوراک کولے کی پی کر سوجاؤ تو اچھی نیند آجاویگی۔ جاگنے پر طبیعت فرحت بخش ہوگی سرکا درد وجگر طبیعت کی سستی ہیرا کا ہجاری پن آنکھوں کی سرخی دماغ کی گرمی ایکدم میں مٹ جاتی ہے۔ کچھ دنوں تک کولا کے استعمال سے شراب سے نفرت ہو جاتی ہے شراب کی خرابی کاہلی طبیعت اور بدنکی کمزوری نہیں رہتی ہے حقیقت میں شراب چھوڑانے کی بیعمدہ دوا ہے۔ کولا افیون چھوڑانیکی دوا ہے کولے کے سہارے سے افیون بھی چھوٹ جاتی ہے کولا پیو اور افیون کی مقدار کم کرتے جاؤ تو کچھ دنوں میں بغیر کسی قسم کی تکلیف کے افیون اور

گولی چنڈو وغیرہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے اور ان چیزوں پر نفرت ہو جاتی ہے مہانیس پیسی خوراک کی ایک شیشی قیمت عہ ڈاکمحصول عہ المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

## ضرورت

دو مسیحی استادوں کی ضرورت ہے جو اُردو میں ابتدائی اور لوئر پرائمری جماعتوں کو تعلیم دے سکیں۔

نیز دو مسیحی استادوں کی جو اُردو میں اپر پرائمری جماعتوں کو تعلیم دے سکیں۔

ایک مسیحی ہوس فادر کی جو بائبل بھی سکھلا سکے لائق شخص کو مستقل نوکری دیجاویگی۔

درخواستیں معہ بیان لیاقت اور کام کے جس میں فی الحال مشغول ہیں اور موجودہ تنخواہ کے اور کس قدر تنخواہ لینے پر راضی ہونگے۔ بنام مینیجر اے پی مشن انڈسٹریل سکول یتیم خانہ سہارنپور آنی چاہئیں۔

## مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کاندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر بہت اشتہار کیا جاتا ہے جملہ درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد دہلی جانی چاہئیں۔

## پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ وسیع مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جگہ وے سکول میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس داُردو وانگریزی میں منیجنگ ڈائریکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

## دستور العمل نورافشاں

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک | عہ |
| ہندوستان پنجاب " معہ " | عگر |
| باہر سے " " | ے |

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

## شرح اُجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سالتمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | عگر | ے | ے |
| چوتھائی کالم | ے | ے | عہ |
| نصف کالم | ے | عہ | مہ عہ |
| پورا کالم | عہ | مہ عہ | سہ |
| پورا صفحہ | سہ | صہ | لعہ |

ایک دفعہ کے فی سطر ۲ اور مابعد کیلئے ۱ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

## نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

## سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول . . . . . عہ

# ممیرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں اور نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھندلا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم قیمت فی تولہ تین روپیہ مصری تولہ ۴ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام ٹبار ضلع گورداسپور

### ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فایدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا براہ مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔

راقم مہاراجہ شتروجیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تکوہی گورکھپور۔

(۲) میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہو آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بھی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ پوچھ آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور آنکھوں کی جملہ بیماریوں سے نجات حاصل کریں

راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاول پور۔

(۳) جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اسکو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت فایدہ ہوا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور [illegible] کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اور اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت جلد لکھونگا۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اڈیٹر میڈیکل جرنل آگرہ۔

(۴) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فایدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فایدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے

راقم مہاراج کنور چھترپال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان اودھ

(۵) جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے۔ اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے آپ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن ڈاکخانہ ودہاوا ضلع علاقہ حیدرآباد دکن۔

### پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب ۳۰ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مہتمم نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والٹر براؤن کے چھپا اور شائع ہوا۔